Preneted by www.ziaraat.com

اوصاف الشیعہ

آیت اللہ شیخ صدوقؒ

Scanned / Presented by:
ShiaOfAhlulbayt
http://groups.msn.com/shiaofahlulbayt
http://www.freewebtown.com/shiaofahlulbayt
Join us Online for many more books/articles/discussions/multimedia
in Urdu, English, Arabic and Persian

Preneted by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

کتاب : محب اہل بیتؑ کون؟

تالیف : آیت اللہ شیخ صدوقؒ

ترجمہ : مولانا فیاض حسین جعفری فاضل قم

ناشر : ادارہ منہاج الصالحین' لاہور

پروف ریڈنگ : غلام حیدر چودھری

کمپوزر : حیدر زیدی

ہدیہ : 65 روپے

ملنے کا پتہ:

ادارہ منہاج الصالحین

الحمد مارکیٹ' فرسٹ فلور' دکان نمبر 20' غزنی سٹریٹ' اردو بازار

لاہور۔فون:7225252

Preneted by www.ziaraat.com

آئینہ ادب

○ امامِ زمانہؑ کی دعا 13

○ علماء کی نظر میں شیخ صدوق کا مقام 14

○ شیخ صدوق کی مشہور تالیفات 17

○ شیخ صدوق کی وفات 18

۱-علاماتِ شیعہ 21

۲-وہ ہمارے شیعہ نہیں 22

۳-اہمیت تقیہ 23

۴-دشمنانِ آلِ محمدؐ سے ناطہ مت جوڑو 23

۵-شیعیان کی سفارش قبول ہوگی 24

۶-اخلاص کا نتیجہ 26

۷-جنت کی چابی 27

۸-صدائے رسولؐ کوہِ صفا پر 28

۹-بدطینت لوگوں سے دوستی مت رکھو 29

۱۰-امام رضاؑ کی اہل بیتؑ کے دشمن سے بے زاری 31

جہنم سے بچو 32

- شیعہ ریا کار نہیں ہوتا 33

۱۳-پھر وہ ہمارے شیعہ کیسے ہوئے؟ 33

۱۴-مومن اور منافق کی پہچان مشکل ہوجاتی ہے 35

۱۵-کافر سے محبت ممنوع اور بغض واجب ہے 36

۱۶-اہلِ شک کی دوستی ممنوع ہے 37

۱۷-ناصبی کون ہے؟ 37

۱۸-شیعانِ علیؑ کی پہچان 38

۱۹-علاماتِ شیعہ 39

۲۰-علاماتِ مومنین بزبان امیر المومنینؑ 40

۲۱-جعفر صادقؑ کا شیعہ کون ہے؟ 41

۲۲-کیا تشیع کے لیے صرف محبت کا دعویٰ کافی ہے؟ 42

۲۳-شیعوں کا ایک دوسرے سے تعلق 45

۲۴-شیعوں کی جسمانی علامات 46

۲۵-ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم 47

۲۶-حقیقی شیعہ انتہائی قلیل ہیں 49

۲۷-عقیدہ تشیع کا جلدی سے اظہار کیوں ہوجاتا ہے؟ 50

۲۸-فضیلت کا معیار معرفت ہے 51

۲۹-فکر ہر کس بقدر ہمت اوست 52

۳۰-شیعوں کی ولادت پاک ہے 53

۳۱-ظاہرداری کو بھی بحال رکھیں 53

۳۲-کردار شیعہ 54

۳۳-اوصافِ شیعہ 55

Preneted by www.ziaraat.com

۳۴-شیعوں کا چال چلن 56

۳۵-متقی لوگوں کی علامات 58

۳۶-مومن غضب و رضا میں بھی حد اعتدال میں رہتا ہے 69

۳۷-تقویٰ کا دارومدار رونے پر ہی نہیں ہے 70

۳۸-اسرار آل محمدؐ کے افشا کرنے سے ممانعت 71

۳۹-شیعوں سے امامؑ کی توقعات 72

۴۰-اوصافِ شیعہ 74

۴۱-مومن کے لیے چھ چیزوں کا اقرار ضروری ہے 76

۴۲-مومن کی سخت مزاجی کی وجہ 77

۴۳-مومن کون' مہاجر کون اور مسلم کون ہے؟ 81

۴۴-علامتِ مومن 82

۴۵-مومن کے لیے ناپسندیدہ بات 82

۴۶-برص سے حفاظت 83

۴۷-ہو رزم گاہ حق و باطل تو فولاد ہے مومن 83

۴۸-مومن بن کر آتے ہیں بنائے نہیں جاتے 84

۴۹-موسمِ سرما اور مومن 84

۵۰-مومن دل کا اندھا نہیں ہوتا 85

۵۱-مومن محروم نہیں ہوتا 86

۵۲-ایمان کی تین علامتیں 86

۵۳-مومن کو فراوانی بھی مصیبت نظر آتی ہے 87

۵۴-صفاتِ مومن 88

۵۵-مومن خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا 90

۵۶-اللہ ہر چیز کے دل میں مومن کا رعب پیدا کر دیتا ہے 91

۵۷-اہل آسمان نور مومن کا مشاہدہ کرتے ہیں 92

۵۸-مومن کے لیے خدائی امداد 93

۵۹-حسد' بخل اور بزدلی ایمان کی متضاد صفات ہیں 93

۶۰-مومن اپنے خلاف بھی سچی گواہی دیتا ہے 94

۶۱-خدا کی سنت' نبی کی سنت اور ولی کی سنت 95

۶۲-فرشتے اعمال لکھتے ہیں 96

۶۳-مومن کے شب و روز 98

۶۴-بہتر لوگ 108

۶۵-دوستی و دشمنی خدا کے لیے 109

۶۶-اہل دین کی علامات 111

۶۷-مکارمِ اخلاق 113

۶۸-عقیدۂ مومن 114

۶۹-چار چیزوں کا منکر شیعہ نہیں 118

۷۰-معراج کا منکر رسولؐ خدا کا منکر ہے 119

۷۱-اجزائے ایمان 120

ooo

Preneted by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم

کچھ اپنی زبان میں

زیرِنظر کتاب دنیائے شیعیت کے عظیم الشان محدث حضرت محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی کی تالیف لطیف ہے اور ہم نے اس رسالہ کے ترجمہ کے لیے جناب امیر توحیدی کے نسخہ پر انحصار کیا ہے۔ کیونکہ جناب توحیدی نے اس رسالہ کا مختلف متنوں سے تقابل کر کے بڑی محنت سے اسے مرتب کیا ہے۔ اس رسالہ میں حضرت شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے شیعان علی علیہ السلام کے اوصاف کے متعلق ہادیانِ دین سے مروی صحیح اور مستند احادیث نقل کی ہیں۔

دورِ حاضر میں جہاں چاروں طرف سے تشیع کے خلاف محاذ کھلے ہوئے ہیں اور شیعانِ حیدر کرار کو مختلف حیلوں بہانوں سے احساسِ کمتری میں مبتلا کرنے کی سازشیں کی جا رہی ہیں اور انھیں ہر مقام پر ''نکّو'' بنانے کی تیاریاں پورے عروج پر ہیں۔ ان حالات میں ضرورت تھی کہ شیعانِ حیدر کرار کو ان کا مقام و منصب بتایا جائے تا کہ وہ مخالفین کی تبلیغات سے احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوں۔

اصل رسالہ شروع کرنے سے قبل مؤلف رسالہ ہذا کا مختصر تعارف پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا چند سطور نذرِ قارئین کی جاتی ہیں۔

حضرت شیخ صدوق نے 306 یا ایک روایت کے مطابق 307 ہجری میں قم المقدسہ کے ایک دین دار اور علمی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ان کے والد علی

بن حسین بن بابویہ قمی اپنے زمانہ کے عظیم القدر فقیہ تھے۔ اور وہ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تجارت بھی کیا کرتے تھے۔ ان کی عظمت و جلالت کے ثبوت میں صرف یہی بات کافی ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے ایک خط میں انھیں ''شیخی، معتمدی اور فقیہی'' کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کا مکتوب گرامی جو علی بن بابویہ کے نام پر لکھا گیا وہ ہر محبِ اہل بیتؑ کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ اسی لیے ہم اس خط کو یہاں نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالْجَنَّةُ لِلْمُوَحِّدِيْنَ وَالنَّارُ لِلْمُلْحِدِيْنَ وَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظَّالِمِيْنَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ اُوْصِيْكَ يَا شَيْخِيْ وَمُعْتَمَدِيْ وَفَقِيْهِيْ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابَوَيْهِ الْقُمِّيَّ - وَفَّقَكَ اللّٰهُ لِمَرْضَاتِهٖ وَجَعَلَ مِنْ صُلْبِكَ اَوْلَادًا صَالِحِيْنَ بِرَحْمَتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ فَاِنَّهٗ لَا تُقْبَلُ الصَّلَاةُ مِنْ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

Preneted by www.ziaraat.com

اُوصِيكَ بِمَغْفِرَةِ الذَّنْبِ وَكَظْمِ الْغَيْظِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَمُوَاسَاةِ الْإِخْوَانِ وَالسَّعْيِ فِي حَوَائِجِهِمْ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْحِلْمِ وَالتَّفَقُّهِ فِي الدِّيْنِ وَالتَّثَبُّتِ فِي الْاَمْرِ وَالتَّعَاهُدِ لِلْقُرْآنِ وَحُسْنِ الْخُلْقِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ "لَاخَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ" وَاجْتِنَابِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا وَعَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ فَاِنَّ النَّبِيَّ اَوْصٰى عَلِيًّا فَقَالَ يَا عَلِيُّ عَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا ، فَاعْمَلْ بِوَصِيَّتِي وَاْمُرْ شِيعَتِي حَتّٰى يَعْمَلُوا عَلَيْهِ ۔ وَعَلَيْكَ بِالصَّبْرِ وَانْتِظَارِ الْفَرَجِ فَاِنَّ النَّبِيَّ قَالَ: اَفْضَلُ اَعْمَالِ اُمَّتِي انْتِظَارُ الْفَرَجِ ، وَلَا تَزَالُ شِيعَتُنَا فِي حُزْنٍ حَتّٰى يَظْهَرَ وَلَدِي الَّذِي بَشَّرَ بِهِ النَّبِيُّ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا ۔ فَاصْبِرْ يَا شَيْخِي يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيُّ وَاْمُرْ جَمِيعَ شِيعَتِي بِالصَّبْرِ "فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ"۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى جَمِيعِ شِيعَتِنَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ ۔[1]

امام حسن عسکری علیہ السلام نے خط کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی اکرمؐ پر درود وسلام کے بعد لکھا:

اے میرے فقیہہ اور اے میرے باوثوق علی بن حسین بن بابویہ قمی! اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے اعمال کی توفیق عطا کرے جو اس کی رضا کا سبب ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنی شان رحمت کے ذریعہ تیری صلب میں نیک اولاد قرار دے۔

میں آپ کو نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں' کیونکہ زکوٰۃ روک لینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

میں آپ کو لوگوں کی غلطیاں معاف کرنے اور غصہ پر قابو رکھنے اور ایمانی بھائیوں کی ہمدردی اور ان کی ضروریات کے لیے تنگدستی اور فراوانی کی حالت میں کوشش کرنے' بردباری اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے اور اپنے کاموں

---

[1] (معادن الحکمۃ فی مکاتیب الائمۃ تالیف علم الھدیٰ محمد بن الحسن بن مرتضیٰ کاشانی' جلد 2' ص 265' چاپ جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم' لؤلؤۃ البحرین' ص 384۔ روضات الجنات' جلد 4' ص 273۔ بحار الانوار' جلد 50' ص 317-318' مستدرک الوسائل' جلد 3' ص 527۔ مجالس المومنین قاضی نوراللہ شوستری' جلد 1' ص 453۔ فوائد الرضویہ' ص 218۔ قاموس الرجال' جلد 6' ص 474)

Preneted by www.ziaraat.com

میں ثابت قدم رہنے اور قرآن کے ساتھ وفادار رہنے کی نصیحت کرتا ہوں اور میں آپ کو حسنِ اخلاق اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ان لوگوں کی اکثر راز کی باتوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے سوائے اس کے جو صدقہ' کارِخیر یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے''۔

میں تمہیں تمام بے حیائیوں سے پرہیز کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ نمازِ شب ترک نہ کرنا' کیونکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

''نمازِ شب کی پابندی کرنا' نمازِ شب کی پابندی کرنا' نمازِ شب کی پابندی کرنا۔ جو شخص بھی نمازِ شب سے بے اعتنائی برتے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

اے علی بن الحسین! تم میری سفارشات پر خود بھی عمل کرو اور میرے شیعوں کو بھی حکم دو کہ وہ بھی میری ان سفارشات پر عمل کریں۔ میں تجھے صبر' استقامت اور کشائش کے انتظار کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

''میری اُمت کا افضل ترین عمل کشائش کا انتظار کرنا ہے' اور میرے فرزند کے ظہور تک ہمارے شیعہ ہمیشہ غم واندوہ

میں مبتلا رہیں گے اور میرے فرزند کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی تھی کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا''۔

اے علی بن بابویہ! میں تجھے دوبارہ صبر واستقامت کی نصیحت کرتا ہوں اور میرے شیعوں کو بھی حکم دو کہ وہ صبرو استقامت کا دامن نہ چھوڑیں۔

''بے شک زمین خدا کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے''۔

اور آپ پر اور ہمارے تمام شیعوں پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو اور محمد مصطفیٰؐ اور ان کی آل پاک پر درود و سلام ہو۔

امامِ زمانہؑ کی دعا

علی بن حسین بن بابویہ پچاس برس کی عمر کو پہنچ گئے لیکن ان کے ہاں کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے حضرت ولی عصر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حضور اولادِ نرینہ کی دعا کے لیے درخواست تحریر کی اور ابوجعفر بن علی الاسود نے وہ درخواست امام زمانہ کے تیسرے نامزد کردہ نائب حسین بن روح کی خدمت میں پیش کی۔

امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے ایک توقیع مبارک ظاہر ہوئی جس میں لکھا تھا:

Preneted by www.ziaraat.com

اَنَّهُ سَيُولَدُ لَهُ وَلَدٌ مُبَارَكٌ يَنفَعُ اللّٰهُ بِهٖ وَبَعدَهٗ اَولَادٌ

"اللہ تعالیٰ بہت جلد اسے ایک بابرکت بیٹا عطا کرے گا جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور اس کے بعد اور بچے بھی پیدا ہوں گے"۔

چنانچہ امام زمانہؑ کی دعا کا ثمر شیخ صدوق کی شکل میں برآمد ہوا' اور شیخ نے اپنی ایک کتاب "کمال الدین" میں اس واقعہ کو نقل کیا ہے اور بعد میں ان الفاظ کا اضافہ فرمایا:

"ابوجعفر بن علی الاسود جب مجھے علوم اہلِ بیت کی جستجو میں سرگرداں دیکھتے تو وہ کہا کرتے تھے: مجھے تیرے اشتیاقِ علم کو دیکھ کر قطعاً حیرت نہیں ہوتی کیونکہ تو امام زمانہؑ کی دعا سے پیدا ہوا ہے"۔

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ صدوق کی پیدائش کو امامِ زمانہؑ کے معجزات میں سے شمار کیا ہے۔ (بحارالانوار' جلد 51' ص 335-336)

علماء کی نظر میں شیخ صدوق کا مقام

اسلام کے تمام بزرگ علماء وفقہاء نے شیخ صدوق کی تعریف اور ان کی عدالت کی توثیق اور ان کے علمی مقام کی تصدیق کی ہے جن میں ہم چند ایک علماء کی آراء یہاں نقل کرتے ہیں۔

۱۔ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ شیخ صدوق کے متعلق لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بنُ عَلِيِّ بنِ بَابَوَيهِ القُمِّي جَلِيلُ القَدرِ
يُكَنّٰى اَبَا جَعفَر كَانَ جَلِيلًا حَافِظًا لِلاَحَادِيثِ

بَصِيرًا بِالرِّجَالِ نَاقِدًا لِلاَخبَارِ لَم يَرَ فِي القُمِّيِّينَ
مِثلُهُ فِي حِفظِهِ وَكَثرَةِ عِلمِهِ لَهُ نَحوٌ مِن ثَلَاثِ مِائَةِ
مُصَنَّفٍ

"شیخ صدوق جلیل القدر دانشمند اور حافظ حدیث تھے۔ رجال سے کامل آگاہی رکھتے تھے۔ سلسلہ احادیث کو خوب پہچانتے تھے۔ اہل قم میں حفظ حدیث اور کثرت معلومات میں ان جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا۔ انہوں نے تین سو کے قریب کتابیں تالیف کیں"۔

۲۔ علم رجال کے ماہر نجاشی رقم طراز ہیں:

ابوجعفر (شیخ صدوق) رے کے ساکن' ہمارے بزرگ' ہمارے فقیہہ اور خراسان کے شیعوں کا حسین چہرہ ہیں۔ آپ جوانی کے ایام میں بغداد تشریف لے گئے تھے۔ مذہب شیعہ کے تمام محدثین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۔ سید ابن طاؤس لکھتے ہیں:

"شیخ صدوق کے علم وعدالت پر تمام لوگوں کا اجماع ہے"۔

۴۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

شیخ صدوق بزرگ ترین علماء میں سے تھے اور آپ ان لوگوں میں سے تھے جو احادیث معصومین کی جستجو اور پیروی کرتے ہیں اور ذاتی آراء اور ذاتی خیالات سے کوسوں دور تھے۔ اسی لیے اکثر علماء ان کے اور ان کے والد کے

کلام کو حدیث اور روایت اہل بیتؑ کا درجہ دیتے ہیں۔

۵- علامہ سید ہاشم بحرانی نے شیخ صدوق کو یوں خراجِ تحسین پیش کیا ہے:

ہمارے علماء کی ایک جماعت جیسا کہ علامہ نے ''مختلف'' میں اور شہید نے ''شرح الارشاد'' میں اور سید محقق داماد نے لکھا ہے کہ شیخ صدوق کی روایات مرسلہ بھی صحیح ہیں اور ان پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ ان کی مرسلہ روایات' ابن ابی عمیر کی مرسل روایات کی طرح سے صحیح شمار کی جاتی ہیں۔

۶- سید محمد باقر خوانساری نے روضات الجنات میں لکھا:

شیخ صدوق نامدار شخصیت اور قابل اعتماد ہستی کے مالک تھے اور وہ دین کے ستون اور محدثین کے سردار تھے۔ آپ علم و عدالت' فہم مطالب' فقاہت و جلالت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کی تصانیف سے آپ کی مذکورہ صفات کا پتہ چلتا ہے۔ آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔

۷- علامہ بحر العلوم طباطبائی لکھتے ہیں:

شیخ صدوق تمام بزرگوں کے بزرگ اور رواۃ شیعہ اور شریعت اسلام کے محکم اور مضبوط ستون تھے۔ آپ اپنی روایات میں صادق و صدوق ہیں اور آپ امام صاحب الامر صلوات اللہ علیہ کی دعاؤں سے پیدا ہوئے تھے اور امام زمانہؑ نے ان کے متعلق اپنی توقیع مبارک میں ان کے فقیہہ اور پُر برکت ہونے کی پیشین گوئی کی تھی اور امام زمانہؑ کی پیشین گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ اللہ تعالی نے خاص و عام کو ان کی برکات سے مستفید کیا ہے اور صدیاں گزر گئیں لیکن ان کی تالیفات آج بھی باقی ہیں اور ان کی کتابوں سے لوگ دینی فوائد حاصل کر رہے ہیں۔

Preneted by www.ziaraat.com

شیخ صدوق کی مشہور تالیفات

شیخ صدوق نے مختلف اسلامی علوم میں بہت زیادہ کتابیں تالیف فرمائیں جن میں اسلام کے حقائق و معارف کو ہادیانِ دین کی زبانی آشکار فرمایا اور انہوں نے اس راہ میں بے حد تکالیف و زحمات برداشت کیں۔ تاریخ شیعہ میں انہیں علوم اہل بیتؑ کے ایک احیاگر کا لقب حاصل ہے۔

شیخ طوسی نے لکھا ہے کہ شیخ صدوق نے تین سو کے لگ بھگ کتابیں تالیف کی تھیں' جب کہ نجاشی نے ان کی دو سو کتابوں کے نام تحریر کیے ہیں۔ تمام کتابوں کی تفصیل پیش کرنا ہمارے موضوع سے باہر ہے' لہٰذا ہم یہاں ان کی چند مشہور کتابوں کا نام بطور تبرک لکھ رہے ہیں۔

۱- من لایحضرہ الفقیہ: یہ کتاب مذہب شیعہ کی کتب اربعہ میں شامل ہے۔

۲- مدینۃ العلم: شیخ طوسی کے فرمان کے مطابق یہ کتاب ''من لایحضرہ الفقیہ'' سے بڑی ہے۔ لیکن ناقدریٔ زمانہ کے باعث اس وقت یہ کتاب مفقود ہو چکی ہے۔

آپ کی دیگر مشہور کتابوں میں عیون اخبار الرضا' کتاب التوحید' الخصال الامالی' معانی الاخبار' علل الشرائع اور کمال الدین وتمام النعمۃ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔

Preneted by www.ziaraat.com

شیخ صدوق کی وفات

آپ نے ستر سے کچھ زیادہ برس کی زندگی پائی تھی اور آپ نے درخشاں زندگی بسر کرنے کے بعد 381 ہجری میں دنیا سے رحلت فرمائی اور شہر رَے میں دفن ہوئے۔ آپ کا مزار تہران میں شاہ عبدالعظیم حسنی کے روضہ مبارک کے شمال میں ایک قبرستان میں واقع ہے' جہاں آپ کا خوبصورت روضہ بنا ہوا ہے اور وہاں زیارت کے لیے آنے والے مومنین کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

علامہ خوانساری التوفی 1313ھ نے روضات الجنات میں آپ کی قبر کے متعلق لکھا ہے:

1238ھ میں شیخ صدوق کی ایک کرامت ظاہر ہوئی۔ فتح علی شاہ قاچار کے دورِ سلطنت میں بارشوں کی وجہ سے آپ کی قبر میں شگاف پڑ گیا اور آپ کی قبر بیٹھ گئی۔ لوگوں نے قبر کی تعمیر نو کے لیے اطراف قبر کو کھودا اور جب وہ قبر کے گڑھے کے قریب گئے تو انہوں نے دیکھا کہ مرحوم کی میت صحیح وسالم حالت میں موجود ہے اور ان کی انگلی پر خضاب کے نشان تھے البتہ ان کا کفن کافی بوسیدہ ہو چکا تھا۔

چند گھنٹوں میں یہ خبر پورے تہران میں پھیل گئی اور سلطان وقت نے بھی یہ خبر سنی۔ چنانچہ وہ اعیانِ سلطنت کو ساتھ لے کر شیخ کی زیارت کے لیے آئے اور انہوں نے شیخ کے جسدِ خاکی کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ پھر انہوں نے فرمان جاری کیا کہ حکومتی اخراجات سے شیخ کی قبر بنائی جائے اور

اس پر خوبصورت روضہ تعمیر کرایا جائے۔ چنانچہ اس وقت شیخ صدوق کا جو روضہ ہمیں نظر آتا ہے یہ فتح علی شاہ قاچار کا تعمیر کردہ ہے۔

علامہ خوانساری روضات الجنات میں لکھتے ہیں کہ جب اس کرامت کا ظہور ہوا تو اس وقت میری عمر بارہ برس کی تھی۔

صاحب تنقیح المقال نے بھی اس واقعہ کو نقل کیا اور فرمایا کہ اس کرامت کا مشاہدہ کرنے والوں میں سید ابراہیم لواسانی بھی شامل تھے اور ایک باوثوق شخص نے مجھ سے ان کے حوالہ سے بیان کیا کہ ہم نے شیخ صدوق کے جسدِ خاکی کی زیارت کی تھی جو کہ بالکل تروتازہ حالت میں تھے۔

اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو اور انہیں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہؑ ہدیٰ کے ساتھ محشور فرمائے۔

زیرِ نظر کتاب بھی شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں سے ایک ہے کہ جو ظاہری طور پر حجم کے اعتبار سے مختصر ہے' لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے نہایت اہمیت و افادیت کی حامل ہے۔ آپ نے اس کتاب کا عنوان ''اوصاف الشیعہ'' رکھا' اور اس عنوان پر حضور علیہ السلام اور آئمہ علیہم السلام کی احادیث واقوال کو جمع کیا۔ آپ کی یہ نہایت ہی عمدہ کاوش ہے۔

میں نے ہر حدیث کے اول میں عنوان قائم کیا ہے تاکہ قاری کو حدیث کے مطالعہ سے پہلے آگاہی ہو جائے کہ حدیث شریف کا عنوان کیا ہے اور پھر ہم نے عامۃ الناس کی سہولت کے لیے اعراب لگائے کہ اگر کوئی حدیث کو حفظ کرنا

Preneted by www.ziaraat.com

(روضات الجنات' جلد6 ' ص 140 - ریحانۃ الادب' جلد3 ' ص 437 - قاموس الرجال' جلد8 ' ص286 ' بحوالہ تنقیح المقال' جلد3 ' ص155)

چاہے تو اس کے لیے کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ اس کتاب میں ہمارے شکریے کے مستحق برادر بزرگوار مولانا محمد حسن جعفری صاحب ٹھہرے کہ جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں ہماری کمک کی۔ پروردگار عالم بحق محمدؐ و آلِ محمدؐ ان کی توفیقاتِ خیر میں اضافہ فرمائے۔

دعا ہے کہ ربِ کریم ہماری اس حقیری کاوش کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول فرمائے' اور ہمارے اوپر اپنا لطف خاص قائم رکھے کہ ہم مذہب حقہ کی خدمت کرنے میں مشغول رہیں اور ہمیں دشمنان کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔

آمین ثم آمین

طالب دُعا!

ریاض حسین جعفری

سربراہ ادارہ منہاج الصالحین' لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَوَاتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہِ الطَّاہِرِیْنَ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرِ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ مُوْسٰی بْنِ بَابَوَیْہِ الْفَقِیْہُ مُؤَلِّفُ ھٰذَا الْکِتَابِ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ)

۱- علاماتِ شیعہ

(اَلْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ)

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ الْمُتَوَکِّلِ رَحِمَہُ اللّٰہُ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْعَطَّارُ الْکُوْفِیُّ عَنْ مُوْسَی بْنِ عِمْرَانَ النَّخَعِیِّ عَنْ عَمِّہِ الْحُسَیْنِ بْنِ یَزِیْدَ النَّوْفَلِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ قَالَ:

قَالَ الصَّادِقُ (عَلَیْہِ السَّلَامُ):

شِیْعَتُنَا اَھْلُ الْوَرَعِ وَالْاِجْتِھَادِ وَاَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْاَمَانَۃِ وَاَھْلُ الزُّھْدِ وَالْعِبَادَۃِ اَصْحَابُ اِحْدٰی وَخَمْسِیْنَ رَکْعَۃً فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ، اَلْقَائِمُوْنَ بِاللَّیْلِ، اَلصَّائِمُوْنَ بِالنَّھَارِ، یُزَکُّوْنَ اَمْوَالَھُمْ وَیَحُجُّوْنَ الْبَیْتَ وَیَجْتَنِبُوْنَ کُلَّ مُحَرَّمٍ۔

ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

Preneted by www.ziaraat.com

آپ نے ارشاد فرمایا:

ہمارے شیعہ پرہیزگار، کارِخیر میں ہر وقت کوشاں رہنے والے، وفادار، امانت دار، زہد و تقویٰ اور عبادات الٰہی بجالانے والے، شبانہ روز اکاون رکعت نماز ادا کرنے والے، راتیں عبادت الٰہی میں گزارنے والے اور دنوں کو روزہ رکھنے والے، اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا کرنے والے، خانہ خدا کا حج بجالانے والے اور ہر حرام کام سے دوری اختیار کرنے والے ہیں۔

۲- وہ ہمارے شیعہ نہیں

(اَلْحَدِیْثُ الثانی)

حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ

اَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا (عَلَیْہِ السَّلَام) قَالَ:

شِیْعَتُنَا الْمُسَلِّمُوْنَ لِاَمْرِنَا، اَلْاٰخِذُوْنَ بِقَوْلِنَا، اَلْمُخَالِفُوْنَ لِاَعْدَائِنَا فَمَنْ لَمْ یَکُنْ کَذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَّا۔

حسین بن خالد آٹھویں لالِ ولایت حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

ہمارے شیعہ ہمارے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں اور ہمارے احکام کو بجا لاتے ہیں، ہمارے دشمنوں کے مخالف ہیں، پس جو ان صفات باکمال کا مالک نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳- اہمیت تقیہ

(اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ)

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُوْرٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ، قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِّہٖ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ:

عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَلَیْہِ السَّلَام) اَنَّہٗ قَالَ:

لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا تَقِیَّۃَ لَہٗ وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا وَرَعَ لَہٗ۔

ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ صادق آلِ محمدؐ نے فرمایا:

جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں اور جو شخص پرہیزگاری نہیں کرتا اس کا کوئی ایمان نہیں ہے۔

۴- دشمنانِ آلِ محمدؐ سے ناطہ مت جوڑو

(اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ مَا جِیْلَوَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ الْکُوْفِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

قَالَ الصَّادِقُ (عَلَیْہِ السَّلَام):

کَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّہٗ مِنْ شِیْعَتِنَا وَھُوَ مُتَمَسِّکٌ بِعُرْوَۃِ غَیْرِنَا۔

Preneted by www.ziaraat.com

مفضل بن عمر روایت کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

وہ جھوٹا ہے جو گمان کرتا ہے کہ وہ ہمارا شیعہ ہے، جب کہ اس نے رسی کا حصہ ہمارے غیر کا پکڑا ہوا ہے۔ (بحار الانوار ج ۲، ص ۹۸)

۵۔ شیعیان کی سفارش قبول ہوگی

(اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عَنْ ابْنِ اَبِیْ نَجْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا الْحَسَنِ (عَلَيْهِ السَّلَام) يَقُوْلُ:

مَنْ عَادٰی شِيْعَتَنَا فَقَدْ عَادَانَا وَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَانَا، لِاَنَّهُمْ مِنَّا، خُلِقُوْا مِنْ طِيْنَتِنَا، مَنْ اَحَبَّهُمْ فَهُوَ مِنَّا وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَلَيْسَ مِنَّا، شِيْعَتُنَا يَنْظُرُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰهِ وَيَتَقَلَّبُوْنَ فِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَيَفُوْزُوْنَ بِكَرَامَةِ اللّٰهِ، مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ شِيْعَتِنَا يَمْرَضُ اِلَّا مَرِضْنَا لِمَرَضِهِ، وَلَا اغْتَمَمْنَا لِغَمِّهِ، وَلَا يَفْرَحُ اِلَّا فَرِحْنَا لِفَرَحِهِ، وَلَا يَغِيْبُ، عَنَّا اَحَدٌ مِنْ شِيْعَتِنَا اَيْنَ كَانَ فِيْ شَرْقِ الْاَرْضِ اَوْ غَرْبِهَا، وَمَنْ تَرَكَ مِنْ شِيْعَتِنَا دِيْنًا فَهُوَ عَلَيْنَا، وَمَنْ تَرَكَ مِنْهُمْ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ، شِيْعَتُنَا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيَحُجُّوْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ،

وَيَصُوْمُوْنَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَيُوَالُوْنَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يَتَبَرَّؤُوْنَ مِنْ اَعْدَائِهِمْ، اُوْلٰئِكَ اَهْلُ الْاِيْمَانِ وَالتُّقٰى وَاَهْلُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوٰى، وَمَنْ رَدَّ عَلَيْهِمْ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ طَعَنَ عَلَيْهِمْ فَقَدْ طَعَنَ عَلَى اللّٰهِ، لِاَنَّهُمْ عِبَادُ اللّٰهِ حَقًّا، وَاَوْلِيَاؤُهُ صِدْقًا، وَاللّٰهِ اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيَشْفَعُ فِيْ مِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ فَيُشَفِّعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ لِكَرَامَتِهِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

ابی نجران کے فرزند سے روایت ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

جس کسی نے ہمارے شیعوں کے ساتھ عداوت کی گویا کہ اس نے ہم آل محمدؐ سے دشمنی مول لی، اور جس کسی نے ہمارے شیعوں کے ساتھ محبت کی گویا کہ اس نے ہم سے محبت کی، کیونکہ وہ ہم سے ہیں اور ہماری طینت سے انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ جس کسی نے ان سے محبت کی وہ ہم میں سے ہے۔ جس نے ان سے بغض و عداوت کی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارے شیعہ نورِ الٰہی کی تجلی کو دیکھتے ہیں اور رحمت خدا میں غوطہ لگاتے ہیں اور کرامت الٰہی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ ہمارا کوئی بھی شیعہ بیمار نہیں ہوتا بلکہ ان کی بیماری سے ہم متاثر ہوتے ہیں اور وہ مغموم و محزون نہیں ہوتا بلکہ اس کے اس حزن و ملال سے ہمیں پریشانی لاحق ہوتی ہے، اور اس کی شادمانی سے ہمیں مسرت لاحق ہوتی ہے، کوئی بھی ہمارا شیعہ ہماری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہے چاہے وہ مشرق میں رہتا ہو یا مغرب میں، اور اگر کوئی مرتے وقت مقروض مرے تو اس

Preneted by www.ziaraat.com

کا قرضہ ادا کرنا ہمارے ذمے ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی وراثت چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثان کے لیے ہے' ہمارے شیعہ وہ ہیں کہ جو نماز قائم کرتے ہیں' زکوٰۃ ادا کرتے ہیں' حج بیت اللہ بجالاتے ہیں' ماہِ رمضان کے روزے رکھتے ہیں' اہلِ بیت رسولؐ سے مودت رکھتے ہیں' اور ان کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔

ایسے لوگ ہی اہل ایمان اور تقویٰ ہیں' اہلِ ورع اور پرہیزگار ہیں' جس کسی نے ان کو رد کیا گویا کہ اس نے خداوند متعال کو رد کیا' جس کسی نے ان پر طعن وتشنیع کی گویا کہ اس نے خدا پر طعن کی' کیونکہ یہ خدا کے حقیقی بندے اور سچے اولیاء ہیں۔ خدا کی قسم! ان میں سے ہر کوئی قبیلہ ربیعہ اور معز (عرب میں دونوں قبیلے بڑی تعداد میں تھے) کے برابر شفاعت کی سفارش کا حق رکھتے ہیں۔ خداوند متعال ان کی سفارش ان کے بارے میں فرمائے گا' کیونکہ ان کا خدا کے نزدیک ایک بلند مقام ہے۔

۶- اخلاص کا نتیجہ

(اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ)

حَدَّثَنَا اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَام) قَالَ:

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَاِخْلَاصُهُ اَنْ

يَحْجُزَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

محمد بن حمران صادقِ آلِ محمدؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

جس کسی نے کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ اخلاص کے ساتھ کہا وہ بہشت بریں میں داخل ہوگا اور اس کا اخلاص یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ ہر اس چیز سے روکے جو خدا نے اس پر حرام کی ہے۔

۷- جنت کی چابی

(اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ)

حَدَّثَنَا اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْكُوْفِيِّ وَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ هَاشِمٍ كُلِّهِمْ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُهَاجِرِيْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) قَالَ:

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَاِخْلَاصُهُ بِهَا اَنْ يَحْجُزَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

زید بن ارقم رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے لا الہ الا اللہ اخلاص کے ساتھ کہا وہ بہشت میں داخل

Preneted by www.ziaraat.com

ہوگیا۔ اور اس کا اخلاص یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ اس کو ہر اس چیز سے روک دے جس کو خداوند متعال نے اس کے لیے حرام قرار دیا ہے۔

۸- صدائے رسول کوہِ صفا پر

(اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا عَبْدِاللهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُوْلُ:

لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) مَكَّةَ قَامَ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ:

يَا بَنِيْ هَاشِمٍ! يَا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! اِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكُمْ وَاِنِّيْ شَفِيْقٌ عَلَيْكُمْ لَا تَقُوْلُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا مِنَّا فَوَاللهِ مَا اَوْلِيَائِيْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْ غَيْرِكُمْ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ،

اَلَا فَلَا اَعْرِفُكُمْ تَاْتُوْنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْمِلُوْنَ الدُّنْيَا عَلَى رِقَابِكُمْ وَيَاْتِي النَّاسُ يَحْمِلُوْنَ الْآخِرَةَ،

اَلَا وَاِنِّيْ قَدْ اَعْذَرْتُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَفِيْمَا بَيْنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَبَيْنَكُمْ، وَاِنَّ لِيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ۔

ابوعبیدہ حذاء نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق

علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

جب رسولؐ خدا نے مکہ فتح کیا تو آپ کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اے فرزندانِ ہاشم! اے فرزندانِ عبدالمطلب!

مجھے خداوند متعال نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے' میں تمہارا دلسوز ہوں اور مجھے تم سے محبت ہے' تم یہ مت کہو کہ محمد ہم سے ہے۔ خدا کی قسم تمہارے اور تمہارے علاوہ میرے وہی دوست ہیں کہ جو متقی و پرہیزگار ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ! میں تمہیں روزِ محشر نہیں پہچانوں گا کیونکہ تم نے دنیا کی محبت کو دوش پر سوار کیا ہوگا اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے کہ جنہوں نے اعمالِ صالح کو اٹھایا ہوگا۔

یاد رکھو! میں نے تمہارے اور اپنے درمیان خدا اور تمہارے درمیان کسی قسم کا عذر و بہانہ باقی نہیں چھوڑا' بے شک میں اپنے اعمال کے حساب کا پابند ہوں اور تم اپنے اعمال کے پابند ہو۔

۹- بدطینت لوگوں سے دوستی مت رکھو

(اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ۔

عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

Preneted by www.ziaraat.com

جَدِّہِ (عَلَيهِمُ السَّلَام) قَالَ:

قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيهِ السَّلَامُ):

مُجَالَسَةُ الْاَشْرَارِ تُورِثُ سُوءَ الظَّنِّ بِالْاَخْيَارِ، وَمُجَالَسَةُ الْاَخْيَارِ تُلْحِقُ الْاَشْرَارَ بِالْاَخْيَارِ، وَمُجَالَسَةُ الْفُجَّارِ لِلْاَبْرَارِ تُلْحِقُ الْفُجَّارَ بِالْاَبْرَارِ فَمَنِ اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ اَمْرُهُ وَلَمْ تَعْرِفُوا دِينَهُ فَانْظُرُوا اِلٰى خُلَطَائِهِ فَاِنْ كَانُوا اَهْلَ دِينِ اللّٰهِ فَهُوَ عَلٰى دِينِ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانُوا عَلٰى غَيْرِ دِينِ اللّٰهِ فَلَا حَظَّ لَهُ فِي دِينِ اللّٰهِ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوَاخِيَنَّ كَافِرًا، وَلَا يُخَالِطَنَّ فَاجِرًا، وَمَنْ آخىٰ كَافِرًا اَوْ خَالَطَ فَاجِرًا كَانَ كَافِرًا فَاجِرًا۔

محمد بن قیس نے پانچویں لالِ ولایت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے اپنے والد بزرگوار سے اور انہوں نے اپنے جدامجد امیرالمومنین علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اشرار افراد کے ساتھ ہمنشینی اختیار کرنا یہ افراد صالح کے بارے میں بھی سوءظن کا موجب بنتی ہے، اور صالح افراد کے ساتھ آمدورفت رکھنا یہ افراد بدطینت کو بھی صالح محسوب کرنے کا سبب بنتی ہے اور فاسق و فاجر افراد کا نیک وصالح افراد کے ساتھ مجلس اختیار کرنا یہ ایسے افراد کو اچھا شمار کرتی ہے، پس تم

میں سے اگر کسی کا معاملہ مشتبہ ہوجائے اور وہ اپنے دین کو نہ پہچان سکے تو اسے اپنے ساتھیوں کو دیکھنا چاہیے، پس اگر وہ اللہ والے ہیں تو وہ بھی دین خدا پر باقی ہے۔ اگر وہ اللہ کے دین کے علاوہ کسی دین پر قائم ہیں تو پس اس کا اللہ کے دین میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کسی کا اللہ کی توحید اور قیامت پر دل کی گہرائیوں سے ایمان ہے تو ایسا شخص قطعی طور پر کسی کافر سے دوستی نہیں رکھے گا، اور کسی فاسق و فاجر شخص سے ہمنشینی اختیار نہیں کرے گا، اور اگر کوئی شخص کسی کافر سے دوستی رکھے گا یا اس سے ہمنشینی اختیار کرے گا تو ایسا شخص بھی کافر و فاجر محسوب ہوگا۔

۱۰- امام رضاؑ کی اہل بیتؑ کے دشمن سے بیزاری

(اَلْحَدِيثُ الْعَاشِرُ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ قَالَ سَمِعْتُ

الرِّضَا (عَلَيهِ السَّلَامُ) يَقُولُ:

مَنْ وَاصَلَ لَنَا قَاطِعًا اَوْ قَطَعَ لَنَا وَاصِلًا اَوْ مَدَحَ لَنَا عَائِبًا اَوْ اَكْرَمَ لَنَا مُخَالِفًا فَلَيْسَ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُ۔

ابن فضال نے آٹھویں امام حضرت رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

Preneted by www.ziaraat.com

ابن فضال کا بیان ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو بیان فرماتے ہوئے سنا:

اگر کوئی شخص ایسے شخص سے دوستی اختیار کرے جو ہم سے قطع تعلق ہو چکا ہے، یا ایسے شخص سے قطع تعلق ہو جو ہماری مودّت کے جامِ ولایت پیتا ہو، یا کوئی ایسے شخص کی مدح سرائی کرے جو ہمارے عیوب نکالتا ہو، یا ایسے شخص کو عزت دار سمجھے جو ہمارا دشمن ہو--- ایسا شخص ہم میں سے نہیں ہے یا ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۱- نارِ جہنّم سے بچو

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ عَشَرَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ الْمُتَوَكِّلِ، قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ السَّعْدَ آبَادِیُّ، عَنْ اَحْمَدَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ

عَنِ الرِّضَا (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اَنَّهٗ قَالَ:

مَنْ وَالٰی اَعْدَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ عَادٰی اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ، وَمَنْ عَادٰی اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ عَادَی اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی، وَحَقٌّ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یُدْخِلَهٗ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ۔

ابن فضال روایت کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے دشمنانِ خدا سے دوستی کی، گویا کہ اس نے دوستانِ خدا

سے دشمنی کی۔ جس شخص نے دوستانِ خدا سے دشمنی کی تو اس نے خداوند بزرگ و برتر سے دشمنی کی، تو اللہ تعالیٰ کے لیے سزاوار ہے کہ ایسے شخص کو نارِ جہنم میں داخل کرے۔

۱۲- شیعہ ریاکار نہیں ہوتا

(اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ عَشَرَ)

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ...... عَنْ

اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) یَقُوْلُ:

وَاللّٰهِ مَا شِیْعَةُ عَلِیٍّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ) اِلَّا مَنْ عَفَّ بَطْنَهٗ وَفَرْجَهٗ وَعَمِلَ لِخَالِقِهٖ وَرَجَا ثَوَابَهٗ وَخَافَ عِقَابَهٗ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

خدا کی قسم! ہمارا شیعہ وہ ہے جو اپنے شکم اور شرمگاہ کو حرام سے بچا کر رکھے، اور اپنے اعمال کو خالق کی خوشنودی و رضایت کے لیے انجام دے، اور اس کے ثواب کا امیدوار ہو اور اس کے عتاب سے خوف زدہ ہو۔

۱۳- پھر وہ ہمارے شیعہ کیسے ہوئے؟

(اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثَ عَشَرَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ

Preneted by www.ziaraat.com

مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ:

كُنْتُ مَعَ اَبِیْ عَبْدِاللهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ:

كَيْفَ مِنْ اِخْوَانِكَ؟ فَاَحْسَنَ الثَّنَاءَ وَزَكّٰى وَاَطْرٰى، فَقَالَ لَهُ:

كَيْفَ عِيَادَةُ اَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ؟

قَالَ: قَلِيْلَةٌ،

قَالَ: كَيْفَ مُوَاصَلَةُ اَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ فِیْ ذَاتِ اَيْدِيْهِمْ؟

فَقَالَ: اِنَّكَ تَذْكُرُ اَخْلَاقًا مَا هِیَ فِيْمَنْ عِنْدَنَا قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَكَيْفَ يَزْعُمُ هٰؤُلَاءِ اَنَّهُمْ لَنَا شِيْعَةٌ۔

محمد بن عجلان نے کہا کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ اوپر سے ایک شخص آیا اور اس نے سلام کیا۔

امام نے اس سے پوچھا کہ تو نے اپنے بھائیوں کو کس حال میں چھوڑا؟

اس شخص نے اپنے برادران ایمانی کی مدح سرائی کی اور پاکیزگی قلب بیان کی۔ اس نے ان کے تزکیۂ نفس اور طہارت قلبی کے بارے میں مبالغہ آرائی سے کام لیا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: ثروت مند لوگ ان فقراء اور تہی دست لوگوں کی عیادت و تیمارداری کس مقدار میں جاتے ہیں اور ان کے احوال سے

کس طرح باخبر رہتے ہیں؟

اس نے کہا: بہت تھوڑے غریبوں، فقیروں اور بے سہارا لوگوں کی تیمارداری کے لیے جاتے ہیں۔

صادق آل محمدؐ نے فرمایا:

ثروت مند لوگ غریبوں، فقیروں اور مسکینوں کے ساتھ کس حد تک مالی ارتباط رکھتے ہیں؟ یعنی کیا امراء غریبوں کی مالی کمک کرتے ہیں؟

اس شخص نے عرض کیا: آپؑ نے اخلاق اور صفات کے بارے میں پوچھا، جب کہ ہمارے لوگوں کے درمیان ایسی صفات حسنہ بالکل ناپید ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

ایسے لوگ کس طرح گمان کرتے ہیں کہ وہ ہمارے شیعہ ہیں؟

۱۴۔ مومن اور منافق کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے

(اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعَ عَشَرَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ ...... عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْخَزَّازِ قَالَ: سَمِعْتُ

الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُوْلُ:

اِنَّ مِمَّنْ يَتَّخِذُ مَوَدَّتَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ لَمَنْ هُوَ اَشَدُّ لَعْنَةً عَلٰى شِيْعَتِنَا مِنَ الدَّجَّالِ، فَقُلْتُ:

Preneted by www.ziaraat.com

يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِمَا ذَا؟

قَالَ: بِمُوَالَاةِ اَعْدَائِنَا وَمُعَادَاةِ اَوْلِيَائِنَا، اِنَّهُ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ اُخْتُلِطَ الْحَقُّ بِالْبَاطِلِ وَاشْتَبَهَ الْاَمْرُ، فَلَمْ يُعْرَفْ مُؤْمِنٌ مِنْ مُنَافِقٍ۔

حسن خزاز کا بیان ہے کہ میں نے آٹھویں لالِ ولایت حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا:

ہماری محبت کے بعض دعویدار ہمارے شیعوں کے لیے دجال سے بھی زیادہ ضرر رساں ہیں۔

میں (راوی) نے کہا: فرزند رسولؐ! وہ کیسے؟

آپؑ نے فرمایا: ہمارے دوستوں سے دشمنی کرتے ہیں اور ہمارے دشمنوں سے دوستی کرتے ہیں۔ اور جب ایسا ہونے لگے تو حق باطل کے ساتھ مخلوط ہو جاتا ہے اور مومن و منافق کی پہچان ختم ہو جاتی ہے۔

۱۵- کافر سے محبّت ممنوع اور بغض واجب ہے

(اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسَ عَشَرَ)

حَدَّثَنَا اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ...... عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ الصَّادِقِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

مَنْ اَحَبَّ كَافِرًا فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ، وَمَنْ اَبْغَضَ كَافِرًا فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): صَدِيْقُ عَدُوِّ اللّٰهِ۔

علاء بن فضیل کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جس نے کافر سے محبت کی تو اس نے خدا سے دشمنی کی اور جس نے کافر سے دشمنی کی تو اس نے اللہ سے محبت کی۔ پھر آپؑ نے فرمایا: دشمن خدا سے دوستی رکھنے والا بھی دشمن خدا ہے۔

۱۶- اہلِ شک کی دوستی ممنوع ہے

(اَلْحَدِيْثُ السَّادِسَ عَشَرَ)

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُوْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ حَدَّثَنِیْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِنَا...... عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

مَنْ جَالَسَ اَهْلَ الرَّيْبِ فَهُوَ مُرِيْبٌ

ایک جماعت شیعہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جو اہلِ شک سے نشست و برخاست رکھے وہ خود اہلِ شک ہے۔

۱۷- ناصبی کون ہے؟

(اَلْحَدِيْثُ السَّابِعَ عَشَرَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا جِيلَوَيْه، قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ...... عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ، قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا عَبْدِاللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُوْلُ:

Preneted by www.ziaraat.com

لَيْسَ النَّاصِبُ مَنْ نَصَبَ لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ لِاَنَّكَ لَا تَجِدُ اَحَدًا يَقُوْلُ اَنَا اُبْغِضُ مُحَمَّدًا وَ آلَ مُحَمَّدٍ، وَلٰكِنَّ النَّاصِبَ مَنْ نَصَبَ لَكُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّكُمْ تَتَوَالَوْنَا وَ تَتَبَرَّؤُوْنَ مِنْ اَعْدَائِنَا

وَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): مَنْ اَشْبَعَ عَدُوًّا لَنَا فَقَدْ قَتَلَ وَلِيًّا لَنَا۔

معلی بن خنیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: آپؑ فرما رہے تھے:

ناصبی (دشمنِ اہل بیتؑ) وہ نہیں ہے جو ہم اہل بیتؑ سے عداوت رکھے کیونکہ تمہیں دنیا میں ایک فرد بھی ایسا دکھائی نہ دے گا جو علی الاعلان کہے کہ میں محمدؐ و آل محمدؐ سے بغض رکھتا ہوں۔

ناصبی وہ ہے جو یہ سمجھ کر تم سے عداوت رکھے کہ تم ہم سے محبت رکھتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہو۔ جس نے ہمارے دشمن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اسے یوں سمجھنا چاہیے کہ جیسے اس نے ہمارے محب کو قتل کیا ہو۔

۱۸- شیعانِ علیؑ کی پہچان

(اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنَ عَشَرَ)

اَبِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ...... عَنْ

اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

اِنَّ شِيْعَةَ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) كَانُوْا خُمْصَ الْبُطُوْنِ، ذُبُلَ الشِّفَاهِ، اَهْلَ رَاْفَةٍ وَعِلْمٍ وَ حِلْمٍ، يُعْرَفُوْنَ بِالرُّهْبَانِيَّةِ، فَاَعِيْنُوْا عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِالْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے، آپؑ نے فرمایا:

شیعانِ علیؑ کے (روزوں کی وجہ سے) شکم لاغر اور (ذکر الٰہی کی کثرت کی وجہ سے) لب خشک ہوتے تھے۔ شیعانِ علیؑ شفقت، علم و حلم رکھنے والے لوگ تھے اور دنیا سے بے رغبتی میں مشہور تھے۔ لہٰذا تم ولایت اہل بیتؑ کے عقیدہ کے تحفظ کے لیے پرہیزگاری اور نیک کاموں کے لیے سعی و مشقت کے ذریعہ سے امداد کرو۔

۱۹- علاماتِ شیعہ

(اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعَ عَشَرَ)

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اَنَّهُ قَالَ:

يَا اَبَا الْمِقْدَامِ، اِنَّمَا شِيْعَةُ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) اَلشَّاحِبُوْنَ النَّاحِلُوْنَ الذَّابِلُوْنَ ذَابِلَةٌ شِفَاهُهُمْ مِنَ الصِّيَامِ، خَمِيْصَةٌ بُطُوْنُهُمْ، مُصْفَرَّةٌ اَلْوَانُهُمْ، مُتَغَيِّرَةٌ وُجُوْهُهُمْ، اِذَا

Preneted by www.ziaraat.com

جَنَّهُمُ اللَّيْلُ اتَّخَذُوا الْاَرْضَ فِرَاشًا وَاسْتَقْبَلُوْهَا بِجِبَاهِهِمْ، بَاكِيَةٌ عُيُوْنُهُمْ، كَثِيْرَةٌ دُمُوْعُهُمْ، صَلَاتُهُمْ كَثِيْرَةٌ، وَدُعَاؤُهُمْ كَثِيْرٌ تِلَاوَتُهُمْ كِتَابَ اللّٰهِ يَفْرَحُ النَّاسُ وَهُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

ابوالمقدام سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

ابوالمقدام! شیعانِ علیؑ وہ ہیں جن کے چہروں کا رنگ زرد، جسم کمزور و نحیف اور روزوں کی وجہ سے ہونٹ خشک ہوں اور شب زندہ داری اور رات کی دعاؤں کی وجہ سے ان کے شکم پشت سے لگے ہوئے ہوں، ان کے رنگ زرد ہوں اور ان کے چہرے دگرگوں ہوں۔ جب ان پر رات سایہ فگن ہو تو زمین کو اپنا بستر بنالیں اور اپنی پیشانی اس پر جھکا دیں۔ ان کی آنکھیں رو رہی ہوں، آنکھوں سے زیادہ آنسو جاری ہوں، ان کی نمازیں زیادہ ہوں، ان کی دعا زیادہ ہو۔ قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں جب لوگ خوشیاں منانے میں مصروف ہوں تو وہ خوفِ خداوندی کی وجہ سے غمگین دکھائی دیں۔

۲۰۔ علاماتِ مومنین بزبان امیر المومنینؑ

(اَلْحَدِيْثُ الْعِشْرُوْنَ)

اَبِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ

يَوْمٌ تَبِعَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) جَمَاعَةٌ فَالْتَفَتَ

اِلَيْهِمْ قَالَ: مَا اَنْتُمْ؟

قَالُوْا: شِيْعَتُكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

قَالَ: مَالِيْ لَا اَرٰى عَلَيْكُمْ سِيْمَاءَ الشِّيْعَةِ؟

قَالُوْا: وَمَا سِيْمَاءُ الشِّيْعَةِ؟

قَالَ: صُفْرُ الْوُجُوْهِ مِنَ السَّهَرِ، خُمْصُ الْبُطُوْنِ مِنَ الصِّيَامِ، ذُبُلُ الشِّفَاهِ مِنَ الدُّعَاءِ عَلَيْهِمْ غَبَرَةُ الْخَاشِعِيْنَ۔

سندی بن محمد راوی ہیں کہ ایک دن ایک جماعت امیر المومنینؑ کے پیچھے چل رہی تھی۔ آپؑ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم کون ہو؟

انہوں نے کہا: امیر المومنینؑ! ہم آپؑ کے شیعہ ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے، مجھے تمہارے اندر شیعوں کی علامات دکھائی کیوں نہیں دیتیں؟

انہوں نے کہا: مولا! شیعوں کی کون سی علامات ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: شب بیداری کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں، روزوں کی وجہ سے ان کے پیٹ لاغر ہوتے ہیں۔ دعا کی وجہ سے ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں اور ان پر خشوع و عاجزی کا غبار دکھائی دیتا ہے۔

۲۱۔ جعفر صادقؑ کا شیعہ کون ہے؟

(اَلْحَدِيْثُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ)

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَلِيٌّ

Preneted by www.ziaraat.com

بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْد آبَادِيُّ...... عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ:

قَالَ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

اِنَّمَا شِيْعَةُ جَعْفَرٍ مَنْ عَفَّ بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ وَاشْتَدَّ جِهَادُهُ وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ وَرَجَا ثَوَابَهُ وَخَافَ عِقَابَهُ فَاِذَا رَاَيْتَ اُولٰئِكَ فَاُولٰئِكَ شِيْعَةُ جَعْفَرٍ۔

مفضل کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جعفر کا شیعہ صرف وہی ہے جو شکم اور شرمگاہ کی عفت کا خیال رکھتا ہو (یعنی شکم اور شرمگاہ کو حرام سے محفوظ رکھتا ہو) اور اپنے نفس کے خلاف شدت سے جہاد کرتا ہو اور اپنے خالق کی رضا کے حصول کے لیے اعمال بجالاتا ہو اور اس کے ثواب کی امید رکھتا ہو اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتا ہو۔ جب تجھے ایسے افراد نظر آئیں تو وہ جعفر کے شیعہ ہوں گے۔

۲۲- کیا تشیع کے لیے صرف محبت کا دعویٰ کافی ہے؟

(اَلْحَدِيْثُ الثَّانِىْ وَالْعِشْرُوْنَ)

اَبِىْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَلِىُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْد آبَادِيُّ...... عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ قَالَ:

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

يَا جَابِرُ! يَكْتَفِىْ مَنِ اتَّخَذَ التَّشَيُّعَ اَنْ يَقُوْلَ بِحُبِّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَوَاللّٰهِ مَا شِيْعَتُنَا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَاَطَاعَهُ، وَمَا كَانُوْا

يُعْرَفُوْنَ اِلَّا بِالتَّوَاضُعِ وَالتَّخَشُّعِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ وَالتَّعَهُّدِ لِلْجِيْرَانِ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَاَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْغَارِمِيْنَ وَالْاِيْتَامِ وَصِدْقِ الْحَدِيْثِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَكَفِّ الْاَلْسُنِ عَنِ النَّاسِ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَكَانُوْا اُمَنَاءَ عَشَائِرِهِمْ فِى الْاَشْيَاءِ

قَالَ جَابِرٌ: يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، مَا نَعْرِفُ اَحَدًا بِهٰذِهِ الصِّفَةِ،

فَقَالَ لِىْ: يَا جَابِرُ! لَا تَذْهَبَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ حَسْبُ الرَّجُلِ اَنْ يَقُوْلَ اُحِبُّ عَلِيًّا (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) وَاَتَوَلَّاهُ فَلَوْ قَالَ اِنِّىْ اُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) وَرَسُوْلُ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ ثُمَّ لَا يَتَّبِعُ سِيْرَتَهُ وَلَا يَعْمَلُ بِسُنَّتِهِ، مَا نَفَعَهُ حُبُّهُ اِيَّاهُ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْمَلُوْا لِمَا عِنْدَ اللّٰهِ، لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ اَحَدٍ قَرَابَةٌ اَحَبُّ الْعِبَادِ اِلَى اللّٰهِ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَيْهِ اَتْقَاهُمْ لَهُ وَاَعْمَلُهُمْ بِطَاعَتِهِ

يَا جَابِرُ! مَا يُتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَّا بِالطَّاعَةِ، مَا مَعَنَا بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَلَا عَلَى اللّٰهِ لِاَحَدٍ مِنْكُمْ حُجَّةٌ، مَنْ كَانَ لِلّٰهِ مُطِيْعًا فَهُوَ لَنَا وَلِيٌّ، وَمَنْ كَانَ لِلّٰهِ عَاصِيًا فَهُوَ لَنَا عَدُوٌّ، وَلَا تُنَالُ وَلَايَتُنَا اِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْوَرَعِ۔

Preneted by www.ziaraat.com

جعفر جعفی نے کہا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

جابر! کیا شیعہ ہونے کے لیے صرف ہم اہل بیتؑ کی محبت کا دعویٰ ہی کافی ہے؟

خدا کی قسم! ہمارا شیعہ تو صرف وہی ہے جو خوفِ خدا رکھتا ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو۔ شیعہ اپنی تواضع، خشوع، امانت کی ادائیگی، ذکر خدا کی کثرت اور روزہ، نماز، والدین سے بھلائی اور غریب مسکین اور یتیم ہمسایوں کی خبر گیری اور راست گفتاری، تلاوت قرآن اور نیکی کے علاوہ لوگوں سے زبان بند رکھنے جیسی صفات سے پہچانے جاتے تھے اور وہ اپنی قوم کے امین ہوا کرتے تھے۔

جابر نے کہا: فرزند رسول! ان صفات سے آراستہ مجھے تو ایک فرد بھی دکھائی نہیں دیتا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

مختلف آراء وافکار کی وجہ سے راہِ حق سے دور نہ ہونا، کیا کسی شخص کا یہ کہنا کسی طور کافی ہو سکتا ہے کہ ''میں امیرالمومنینؑ سے محبت اور دوستی رکھتا ہوں؟''

بلکہ اگر کوئی یہ کہے کہ ''میں رسولؐ خدا سے محبت رکھتا ہوں'' اور یہ بھی حقیقت ہے کہ رسولؐ خدا حضرت علیؑ سے افضل ہیں۔ اگر کوئی شخص محبت رسولؐ کا زبانی دعویٰ کرے اور ان کی سیرت اور سنت پر عمل نہ کرے تو اس کا دعوائے محبت اسے کچھ بھی فائدہ نہ دے گا۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرتے رہو اور خدائی انعام حاصل کرنے کے لیے عمل کرو کیونکہ خدا سے کسی کی رشتہ داری نہیں ہے۔

تمام بندوں میں سے اللہ کو زیادہ محبوب اور اس کی نظر میں زیادہ مکرم وہ

ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو اور اس کی اطاعت پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے والا ہو۔

جابر! اطاعت الٰہی کے علاوہ خدا کی قربت کا اور کوئی راستہ نہیں ہے اور ہمارے پاس دوزخ سے رہائی پانے کی کوئی دستاویز نہیں ہے اور تم میں سے کسی کے پاس بھی خدا کے سامنے کوئی حجت نہیں ہے۔ لہٰذا جو بھی اللہ کا اطاعت گزار ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو اللہ کا نافرمان ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور عمل اور پرہیزگاری کے علاوہ ہماری ولایت کا حصول ناممکن ہے۔

۲۳- شیعوں کا ایک دوسرے سے تعلق

(اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ)

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِیْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ...... عَنْ ظَرِیْفِ بْنِ نَاصِحٍ رَفَعَهُ اِلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

اِنَّمَا شِیْعَةُ عَلِیٍّ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اَلْمُتَبَاذِلُوْنَ فِیْ وَلَایَتِنَا، اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ مَوَدَّتِنَا الْمُتَزَاوِرُوْنَ لِاِحْیَاءِ اَمْرِنَا، اِنْ غَضِبُوْا لَمْ یَظْلِمُوْا، وَاِنْ رَضُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا بَرَكَةٌ لِمَنْ جَاوَرُوْا، وَسِلْمٌ لِمَنْ خَالَطُوْا۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے، آپؑ نے فرمایا:

علیؑ کے شیعہ وہ ہیں جو ہماری راہِ ولایت میں ایک دوسرے پر خرچ

Preneted by www.ziaraat.com

کرتے ہیں اور ہماری مودّت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور ہمارے امر کو زندہ کرنے کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ غصہ میں آ کر ظلم نہیں کرتے' اور خوش ہو کر حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ اپنے ہمسایوں کے لیے باعثِ برکت ہوتے ہیں اور اپنے ملنے ملانے والوں کے لیے صلح کے نقیب ہوتے ہیں۔

۲۴-شیعوں کی جسمانی علامات

(اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، عَنْ عَمْرِو ابْنِ اَبِی الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ لِیْ:

اَبُوْ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اَنَّهُ قَالَ:

شِيْعَةُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اَلشَّاحِبُوْنَ النَّاحِلُوْنَ الذَّابِلُوْنَ، ذُبْلَةٌ شِفَاهُهُمْ خَمِيْصَةٌ بُطُوْنُهُمْ، مُتَغَيِّرَةٌ اَلْوَانُهُمْ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

شیعانِ علیؑ کے رنگ اڑے ہوئے ہوتے ہیں' ان کے جسم کمزور اور نحیف ہوتے ہیں' ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں' ان کے پیٹ لاغر ہوتے ہیں اور ان کے رنگ متغیر ہوتے ہیں۔

۲۵-ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم

(اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ، قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لِجَابِرٍ:

يَا جَابِرُ! اِنَّمَا شِيْعَةُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مَنْ لَا يَعْدُوْ صَوْتُهُ سَمْعَهُ، وَلَا شَحْنَاؤُهُ بَدَنَهُ، لَا يَمْدَحُ لَنَا قَالِيًا، وَلَا يُوَاصِلُ لَنَا مُبْغِضًا، وَلَا يُجَالِسُ لَنَا عَائِبًا،

شِيْعَةُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مَنْ لَا يَهِرُّ هَرِيْرَ الْكَلْبِ، وَلَا يَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ، وَلَا يَسْئَلُ النَّاسَ وَاِنْ مَاتَ جُوْعًا، اُولٰئِكَ الْخَفِيْفَةُ عِيْشَتُهُمْ، اَلْمُنْتَقِلَةُ دِيَارُهُمْ اِنْ شَهِدُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا، وَاِنْ غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَاِنْ مَرِضُوْا لَمْ يُعَادُوْا، وَاِنْ مَاتُوْا لَمْ يُشْهَدُوْا، فِیْ قُبُوْرِهِمْ يَتَزَاوَرُوْنَ،

قُلْتُ: وَاَيْنَ اَطْلُبُ هٰؤُلَاءِ؟

قَالَ: فِیْ اَطْرَافِ الْاَرْضِ بَيْنَ الْاَسْوَاقِ، وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ:

"اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْكَافِرِيْنَ"

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا:

جابر! علیؑ کا شیعہ وہ ہے جس کی آواز اس کے کان سے تجاوز نہ کرے

Preneted by www.ziaraat.com

اور اس کی دشمنی اس کے جسم سے تجاوز نہ کرے اور ہمارے کسی دشمن کی مدح وثنا نہ کرے اور ہمارے کسی دشمن سے تعلقات قائم نہ کرے اور ہمارے عیب بیان کرنے والے سے ہم نشینی اختیار نہ کرے۔

علیؑ کا شیعہ وہ ہے جو کتے کی طرح سے نہ بھونکے اور کوے کی طرح سے لالچ نہ کرے۔ اسے بھوکا مرنا گوارا ہو لیکن لوگوں سے سوال کرنا گوارا نہ ہو۔ ہمارے شیعہ سبک زندگی رکھتے ہیں (یعنی ان کے پاس وسائل معاش کم ہوتے ہیں) اور وہ خانہ بدوش رہتے ہیں اگر وہ کسی جگہ پر رہائش پذیر ہوں تو ان کو پہچاننے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اور اگر وہ غائب ہوں تو کوئی ان کو تلاش نہیں کرتا اور اگر وہ بیمار ہوں تو کوئی ان کی تیمارداری نہیں کرتا اور اگر وہ مرجائیں تو لوگ ان کے جنازے میں شامل نہیں ہوتے۔ وہ قبروں میں رہ کر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔

میں (راوی) نے کہا: بھلا میں ان صفات کے حامل افراد کو کہاں تلاش کروں؟

آپؑ نے فرمایا:

انہیں زمین کے اطراف اور بازاروں میں تلاش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے انہی کے لیے فرمایا ہے:

مومنین کے لیے تواضع کرنے والے اور کافروں کے مقابلہ میں سرفراز ہوتے ہیں۔

۲۶- حقیقی شیعہ انتہائی قلیل ہیں

(اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ)

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُبْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ

اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَام) قَالَ:

کَمْ شِیْعَتُنَا بِالْکُوْفَۃِ؟

قَالَ قُلْتُ: خَمْسُوْنَ اَلْفًا،

قَالَ: فَمَا زَالَ یَقُوْلُ حَتّٰی قَالَ:

اَتَرْجُوْ اَنْ یَکُوْنُوْا عِشْرِیْنَ؟

ثُمَّ قَالَ (عَلَیْہِ السَّلَام): وَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ اَنْ یَکُوْنَ بِالْکُوْفَۃِ خَمْسَۃٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا یَعْرِفُوْنَ اَمْرَنَا الَّذِیْ نَحْنُ عَلَیْہِ وَلَا یَقُوْلُوْنَ عَلَیْنَا اِلَّا بِالْحَقِّ۔

مفضل بن قیس نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

کوفہ میں ہمارے شیعوں کی کیا تعداد ہے؟

میں نے کہا: پچاس ہزار۔

آپؑ مسلسل یہی سوال کرتے رہے اور میں تعداد کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا:

کیا تجھے امید ہے کہ ان کی تعداد بیس ہوگی؟

Preneted by www.ziaraat.com

پھر آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ کوفہ میں پچیس افراد ایسے ہونے چاہئیں جو کہ ہمارے امر ولایت کی معرفت رکھنے والے ہوں اور ہمارے متعلق سچ کے علاوہ اور کچھ نہ کہیں۔

۲۷-عقیدہ تشیع کا جلدی سے اظہار کیوں ہو جاتا ہے؟

(اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ مَا جِیلَوَیْهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ...... عَنْ

اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

قَالَ لَهُ اَبُوْ جَعْفَرِ الدَّوَانِیْقِیُّ بِالْحِیْرَةِ اَیَّامَ اَبِی الْعَبَّاسِ: یَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ مَا بَالُ الرَّجُلِ مِنْ شِیْعَتِکُمْ، یَسْتَخْرِجُ مَا فِیْ جَوْفِهِ فِیْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ حَتّٰی یُعْرَفَ مَذْهَبُهُ؟

فَقَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ): ذٰلِکَ بِحَلَاوَةِ الْاِیْمَانِ فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ حَلَاوَتِهِ یُبْدُوْنَهُ تَبَدِّیًا۔

محمد بن علی ماجیلویہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ابو العباس سفاح کے دور حکومت میں ابو جعفر منصور دوانیقی نے حیرہ میں مجھ سے پوچھا تھا کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپؑ کا شیعہ ایک ہی نشست میں اپنے اندرونی مطالب کو اگل دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے مذہب کا فوراً پتہ چل جاتا ہے؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا: اس کی وجہ ان کے سینوں میں

حلاوت ایمان کی موجودگی ہے۔ ایمان کی شیرینی کی وجہ سے وہ اپنا اندرونی عقیدہ ظاہر کر دیتے ہیں۔

۲۸-فضیلت کا معیار معرفت ہے

(اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عُمَیْرٍ

یَرْفَعُهُ اِلٰی اَحَدِهِمْ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اَنَّهُ قَالَ:

بَعْضُکُمْ اَکْثَرُ صَلَاةً مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُکُمْ اَکْثَرُ حَجًّا مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُکُمْ اَکْثَرُ صَدَقَةً مِنْ بَعْضٍ، وَبَعْضُکُمْ اَکْثَرُ صِیَامًا مِنْ بَعْضٍ، وَاَفْضَلُکُمْ اَفْضَلُکُمْ مَعْرِفَةً۔

امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک امامؑ نے فرمایا:

تم میں سے کچھ شیعہ کسی سے زیادہ نماز گزار ہوتے ہیں اور کچھ دوسرے سے زیادہ حج بجا لانے والے ہوتے ہیں اور کچھ کسی سے زیادہ صدقہ دینے والے ہوتے ہیں اور کچھ دوسروں سے زیادہ روزہ دار ہوتے ہیں اور تم میں سے افضل وہ ہے جو معرفت میں افضل ہو۔

Preneted by www.ziaraat.com

۲۹- فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

(اَلحَدِیثُ التَّاسِعُ وَالعِشرُونَ)

حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بنُ مُوسَی بنِ المُتَوَکِّلِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بنُ یَحیَی العَطَّارُ، قَالَ حَدَّثَنِی المُفَضَّلُ بنُ زِیَادٍ العَبدِیُّ عَن

اَبِی عَبدِاللهِ (عَلَیهِ السَّلَامُ) قَالَ:

هَمُّکُم مَعَالِمُ دِینِکُم، وَهَمُّ عَدُوِّکُم بِکُم وَاُشرِبَ قُلُوبُهُم لَکُم بُغضاً، یُحَرِّفُونَ مَا یَسمَعُونَ مِنکُم کُلَّهُ، وَ یَجعَلُونَ لَکُم اَندَاداً، ثُمَّ یَرمُونَکُم بِهِ بُهتَاناً، فَحَسبُهُم بِذٰلِكَ عِندَ اللهِ مَعصِیَةً۔

مفضل بن زیاد عبدی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا، آپؑ نے فرمایا:

تمہاری تگ و دو کا محور اپنے دین کی معلومات کا حصول ہے۔ جب کہ تمہارے دشمن کی زندگی کا ہدف تمہیں اذیت و تکلیف دینا ہے۔ ان کے دل تمہاری دشمنی سے لبریز ہیں۔ وہ تمہاری باتیں سن کر انہیں بدل دیتے ہیں اور وہ تمہارے متعلق لوگوں کو یہ باور کر ہیں کہ تم خدا کے لیے شریکوں کا عقیدہ رکھتے ہو اور پھر وہ تم پر تہمتیں تراشتے ہیں۔ ان کا یہی عمل خدا کی نظر میں خدا کی نافرمانی کے لیے کافی ہے۔

۳۰- شیعوں کی ولادت پاک ہے

(اَلحَدِیثُ الثَّلَاثُونَ)

حَدَّثَنِی اَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ یَحیَی العَطَّارُ، عَن مُحَمَّدِ بنِ اَحمَدَ...... عَن سَدِیرٍ قَالَ:

قَالَ اَبُو عَبدِاللهِ (عَلَیهِ السَّلَامُ):

اِذَا کَانَ یَومُ القِیَامَةِ دُعِیَ الخَلَائِقُ بِاُمَّهَاتِهِم، مَا خَلَا نَا وَ شِیعَتَنَا فَاِنَّا لَا سِفَاحَ بَینَنَا۔

سدیر کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو ہمارے اور ہمارے شیعوں کے علاوہ باقی لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا اور ہم اس سے اس لیے مستثنیٰ ہوں گے کہ ہمارے نسب میں کوئی خلل نہیں ہے۔

۳۱- ظاہرداری کو بھی بحال رکھیں

(اَلحَدِیثُ الحَادِی وَالثَّلَاثُونَ)

حَدَّثَنِی الحَسَنُ بنُ اَحمَدَ عَن اَبِیهِ، عَن مُحَمَّدِ بنِ اَحمَدَ، عَن عَبدِاللهِ بنِ خَالِدٍ الکِنَانِیِّ، قَالَ:

اِستَقبَلَنِی اَبُو الحَسَنِ مُوسَی بنُ جَعفَرٍ (عَلَیهِ السَّلَامُ) وَقَد عَلَّقتُ سَمَکَةً بِیَدِی،

فَقَالَ: اِقذِفهَا، اِنِّی لَاَکرَهُ لِلرَّجُلِ اَن یَحمِلَ الشَّیءَ

Preneted by www.ziaraat.com

الدّنیّ بنفسه ثمّ قال (علیه السّلام):

اِنّکم قومٌ اعداؤکم کثیرٌ یا معشر الشّیعة، اِنّکم قومٌ عاداکم الخلق فتزیّنوا لهم ما قدرتم علیه۔

عبداللہ بن خالد کنانی کا بیان ہے کہ میں ایک مچھلی کو ہاتھ میں لٹکائے ہوئے جا رہا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی۔ آپؑ نے فرمایا: اسے پھینک دو کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ انسان بے قیمت چیز کو خود اٹھائے ہوئے پھر رہا ہو۔

پھر آپؑ نے فرمایا:

اے گروہِ شیعہ! تم ایسے لوگ ہو کہ تمہارے دشمن زیادہ ہیں۔ لوگ تم سے دشمنی رکھتے ہیں لہٰذا تم سے جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو مزین کر کے ان کے سامنے پیش کرو۔

۳۲- کردارِ شیعہ

(اَلحدیث الثّانی والثّلاثون)

حدّثنی محمّد بن علیّ ما جیلویه، قال: حدّثنی عمّی محمّد بن ابی القاسم، عن هارون بن مسلم عن مسعدة بن صدقة قال:

سُئل ابو عبدالله (علیه السّلام) عن شیعتهم، فقال:

شیعتنا من قدّم ما استحسن وامسک ما استقبح واظهر الجمیل وسارع بالامر الجلیل رغبة الی رحمة

الجلیل، فذاک منّا والینا ومعنا حیث ما کنّا۔

مسعدہ بن صدقہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان کے شیعوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا:

ہمارا شیعہ وہ ہے جو نیک کام کو مقدم رکھے اور برے کاموں سے پرہیز کرے اور اللہ کی رحمت کے شوق میں بڑے کام سرانجام دے۔ ایسا شخص ہم سے ہے اور ہماری طرف ہے اور ہم جہاں ہوں گے وہ ہمارے ساتھ ہوگا۔

۳۳- اوصافِ شیعہ

(اَلحدیث الثّالث والثّلاثون)

حدّثنی محمّد بن موسی بن المتوکّل رحمه الله، قال: حدّثنی عبدالله بن جعفر الحمیریّ عن الاصبغ بن نباتة قال:

خرج علیٌّ (علیه السّلام) ذات یومٍ ونحن مجتمعون فقال:

من انتم وما اجتماعکم؟

فقلنا: قومٌ من شیعتک یا امیر المؤمنین! فقال:

ما لی، لا اری سیماء الشّیعة علیکم، فقلنا:

وما سیماء الشّیعة؟ فقال (علیه السّلام):

صفر الوجوه من صلوة اللّیل، عمش العیون من مخافة الله، ذبل الشّفاه من الصّیام، علیهم غبرة الخاشعین۔

Preneted by www.ziaraat.com

اصبغ بن نباتہ راوی ہیں کہ ایک دن امیرالمومنین علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائے جب کہ ہم ایک جگہ اکٹھے ہو کر بیٹھے تھے۔

آپؑ نے فرمایا: تم کون ہو اور یہ تمہارا اجتماع کیسا ہے؟

ہم نے کہا: امیرالمومنینؑ! ہم آپؑ کے شیعوں کی ایک جماعت ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے مجھے تم میں شیعوں کی علامات کیوں دکھائی نہیں دیتیں؟

ہم نے کہا: شیعوں کی علامات کیا ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: نمازِ شب کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں۔ خوفِ خدا سے ان کی آنکھیں اشک ریز ہوتی ہیں۔ روزوں کی وجہ سے ان کے لب خشک ہوتے ہیں اور ان پر عاجزی کرنے والوں کا غبار ہوتا ہے۔

۳۴۔شیعوں کا چال چلن

(اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، رَفَعَهُ عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ صِفْ لِیْ شِیْعَتَكَ؟

قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ): شِیْعَتُنَا مَنْ لَا یَعْدُوْ صَوْتُهٗ سَمْعَهٗ، وَلَا شَحْنَاؤُهٗ بَدَنَهٗ وَلَا یَطْرَحُ كَلَّهٗ عَلٰی غَیْرِهٖ، وَلَا یَسْئَلُ غَیْرَ اِخْوَانِهٖ وَلَوْ مَاتَ جُوْعًا، شِیْعَتُنَا مَنْ لَا یَهِرُّ هَرِیْرَ الْكَلْبِ، وَلَا

یَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ،

شِیْعَتُنَا الْخَفِیْفَةُ عَیْشُهُمُ الْمُنْتَقِلَةُ دِیَارُهُمْ، شِیْعَتُنَا الَّذِیْنَ فِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُوْمٌ، وَیَتَوَاسَوْنَ وَعِنْدَ الْمَوْتِ لَا یَجْزَعُوْنَ، وَفِیْ قُبُوْرِهِمْ، یَتَزَاوَرُوْنَ، قَالَ قُلْتُ:

جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَاَیْنَ اَطْلُبُهُمْ؟

قَالَ: فِیْ اَطْرَافِ الْاَرْضِ وَبَیْنَ الْاَسْوَاقِ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ كِتَابِهٖ: "اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْكَافِرِیْنَ"۔

ابو بصیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مولا! میری جان آپ پر قربان ہو' ہمارے لیے اپنے شیعوں کے اوصاف بیان فرمائیں؟

امامؑ نے فرمایا: ہمارا شیعہ وہ ہے کہ جس کی صدا اس کے کان تک نہ پہنچے اور اس کے بدن کی دشمنی کسی دوسرے تک تجاوز نہ کرے' بارش کو کسی کے دوش پر نہ گرائے' بھوک سے مرجائے لیکن اپنے برادرِ دینی کے علاوہ کسی کے سامنے دست دراز نہ کرے۔ ہمارا شیعہ کتے کی طرح حفاظت نہیں کرتا اور کوے کی طرح طمع و لالچ نہیں کرتا۔ ہمارا شیعہ سادہ اور عامیانہ زندگی بسر کرتا ہے اور وہ خانہ نشینی کی زندگی گزارتا ہے۔ ہمارے شیعہ اپنے اموال سے دوسروں کا حق ادا کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے مواسات کرتے ہیں اور موت کے وقت جزع فزع نہیں کرتے اور ایک دوسرے کی قبروں کی زیارت

Preneted by www.ziaraat.com

کرتے ہیں۔

ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میری جان آپؑ پر قربان ہو' ایسے افراد کہاں ڈھونڈیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

زمین کے اطراف و اکناف' بازاروں کے درمیان' جس طرح کہ پروردگار عالم نے اپنی کتاب مجید میں ارشاد فرمایا:

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ

مومنین کے مقابل میں فروتر ہیں اور کافروں کے مقابل میں عزت دار ہیں۔

۳۵- متقی لوگوں کی علامات

(اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَّانٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيْرٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

قَامَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يُقَالُ لَهٗ هَمَّامٌ وَكَانَ عَابِدًا۔ فَقَالَ لَهٗ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! صِفْ لِيَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، فَتَثَاقَلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

(صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) فِيْ جَوَابِهٖ ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

وَيْحَكَ يَا هَمَّامُ! اِتَّقِ اللّٰهَ وَاَحْسِنْ فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ فَقَالَ هَمَّامٌ:

يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ اَكْرَمَكَ بِمَا خَصَّكَ بِهٖ وَحَبَاكَ وَفَضَّلَكَ بِمَا اَنَا لَكَ وَاَعْطَاكَ لَمَّا وَصَفْتَهُمْ لِيْ۔

فَقَامَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) قَائِمًا عَلٰى قَدَمَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ:

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ حَيْثُ خَلَقَهُمْ غَنِيًّا عَنْ طَاعَتِهِمْ آمِنًا مِنْ مَعْصِيَتِهِمْ، لِاَنَّهٗ لَا تَضُرُّهٗ مَعْصِيَةُ مَنْ عَصَاهُ مِنْهُمْ، وَلَا تَنْفَعُهٗ طَاعَةُ مَنْ اَطَاعَهٗ، وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ مَعَايِشَهُمْ، وَ وَضَعَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مَوَاضِعَهُمْ وَ اِنَّمَا اَهْبَطَ اللّٰهُ آدَمَ وَ حَوَّاءَ مِنَ الْجَنَّةِ عُقُوْبَةً لِمَا صَنَعَا حَيْثُ نَهَاهُمَا فَخَالَفَاهُ وَاَمَرَهُمَا فَعَصَيَاهُ

فَالْمُتَّقُوْنَ فِيْهَا اَهْلُ الْفَضَائِلِ، مَنْطِقُهُمُ الصَّوَابُ وَ مَلْبَسُهُمُ الْاِقْتِصَادُ، وَ مَشْيُهُمُ التَّوَاضُعُ، خَضَعُوْا لِلّٰهِ بِالطَّاعَةِ فَبُهِتُوْا غَاضِيْنَ اَبْصَارَهُمْ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، وَاقِفِيْنَ اَسْمَاعَهُمْ عَلَى الْعِلْمِ النَّافِعِ لَهُمْ نَزَلَتْ اَنْفُسُهُمْ مِنْهُمْ فِي الْبَلَاءِ

Preneted by www.ziaraat.com

كَالَّتِي نَزَلَتْ بِهِمْ فِي الرَّخَاءِ، رِضًا مِنْهُمْ عَنِ اللهِ بِالْقَضَاءِ، وَلَوْلَا الْاٰجَالُ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ لَمْ تَسْتَقِرَّ اَرْوَاحُهُمْ فِي اَجْسَادِهِمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ شَوْقًا اِلَى الثَّوَابِ، وَخَوْفًا مِنَ الْعِقَابِ عَظُمَ الْخَالِقُ فِي اَنْفُسِهِمْ، وَصَغُرَ مَادُوْنَهُ فِي اَعْيُنِهِمْ، فَهُمْ وَالْجَنَّةُ كَمَنْ قَدْرَاٰهَا فَهُمْ فِيْهَا مُنَعَّمُوْنَ، وَهُمْ وَالنَّارُ كَمَنْ قَدْرَاٰهَا فَهُمْ فِيْهَا مُعَذَّبُوْنَ قُلُوْبُهُمْ مَحْزُوْنَةٌ، وَشُرُوْرُهُمْ مَامُوْنَةٌ، وَاَجْسَادُهُمْ نَحِيْفَةٌ، وَحَوَائِجُهُمْ خَفِيْفَةٌ، وَاَنْفُسُهُمْ عَفِيْفَةٌ، وَمُؤُوْنَتُهُمْ مِنَ الدُّنْيَا عَظِيْمَةٌ، صَبَرُوْا اَيَّامًا قَلِيْلَةً قِصَارًا، اَعْقَبَتْهُمْ رَاحَةً تِجَارَةٌ مُرْبِحَةٌ يَسَّرَهَا لَهُمْ رَبٌّ كَرِيْمٌ اَرَادَتْهُمُ الدُّنْيَا وَلَمْ يُرِيْدُوْهَا، وَطَلَبَتْهُمْ فَاَعْجَزُوْهَا، اَمَّا اللَّيْلُ فَصَافُّوْنَ اَقْدَامَهُمْ، تَالِيْنَ لِاَجْزَاءِ الْقُرْآنِ يُرَتِّلُوْنَهُ تَرْتِيْلًا، يُحَزِّنُوْنَ بِهِ اَنْفُسَهُمْ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِهِ وَتَهِيْجُ اَحْزَانُهُمْ بُكَاءً عَلٰى ذُنُوْبِهِمْ وَوَجَعِ كُلُوْمِ جِرَاحِهِمْ وَاِذَا مَرُّوْا بِآيَةٍ فِيْهَا تَخْوِيْفٌ اَصْغَوْا اِلَيْهَا مَسَامِعَ قُلُوْبِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ فَاقْشَعَرَّتْ مِنْهَا جُلُوْدُهُمْ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا قُلُوْبُهُمْ، وَظَنُّوْا [illegible] هِيْلَ جَهَنَّمَ وَزَفِيْرَهَا وَشَهِيْقَهَا فِي اُصُوْلِ آذَانِهِمْ، وَاِذَا مَرُّوْا بِآيَةٍ فِيْهَا تَشْوِيْقٌ رَكَنُوْا اِلَيْهَا طَمَعًا، وَتَطَلَّعَتْ اَنْفُسُهُمْ اِلَيْهَا شَوْقًا، فَظَنُّوْا اَنَّهَا نَصْبُ اَعْيُنِهِمْ جَاثِيْنَ عَلٰى اَوْسَاطِهِمْ

يُمَجِّدُوْنَ جَبَّارًا عَظِيْمًا، مُفْتَرِشِيْنَ جِبَاهَهُمْ وَاَكُفَّهُمْ وَاَطْرَافَ اَقْدَامِهِمْ وَرُكَبَهُمْ، تَجْرِيْ دُمُوْعُهُمْ عَلٰى خُدُوْدِهِمْ، يَجْئَرُوْنَ اِلَى اللهِ فِيْ فَكَاكِ رِقَابِهِمْ،

وَاَمَّا النَّهَارُ فَحُلَمَاءُ عُلَمَاءُ بَرَرَةٌ اَتْقِيَاءُ قَدْ بَرَاهُمُ الْخَوْفُ بَرْيَ الْقِدَاحِ فَهُمْ اَمْثَالُ الْفِرَاخِ يَنْظُرُ اِلَيْهِمُ النَّاظِرُ فَيَحْسَبُهُمْ مَرْضٰى وَمَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ، اَوْ يَقُوْلُ قَدْ خُوْلِطُوْا فَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ اِذَا فَكَرُوْا فِيْ عَظَمَةِ اللهِ وَشِدَّةِ سُلْطَانِهِ مَعَ مَا يُخَالِطُهُمْ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَاَهْوَالِ الْقِيَامَةِ فَزَّعَ ذٰلِكَ قُلُوْبَهُمْ وَطَاشَتْ حُلُوْمُهُمْ وَذَهَلَتْ عُقُوْلُهُمْ وَاِذَا اسْتَفَاقُوْا بَادَرُوْا اِلَى اللهِ بِالْاَعْمَالِ الزَّكِيَّةِ لَا يَرْضَوْنَ لِلّٰهِ مِنْ اَعْمَالِهِمْ بِالْقَلِيْلِ، وَلَا يَسْتَكْثِرُوْنَ لَهُ الْجَزِيْلَ فَهُمْ لِاَنْفُسِهِمْ مُتَّهِمُوْنَ وَمِنْ اَعْمَالِهِمْ مُشْفِقُوْنَ، اِنْ زُكِّيَ اَحَدُهُمْ خَافَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ وَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِنَفْسِيْ مِنْ غَيْرِيْ، وَرَبِّيْ اَعْلَمُ بِنَفْسِيْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا يَقُوْلُوْنَ، وَاجْعَلْنِيْ خَيْرًا مِمَّا يَظُنُّوْنَ، وَاغْفِرْلِيْ مَالَا يَعْلَمُوْنَ، فَاِنَّكَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ، وَمِنْ عَلَامَةِ اَحَدِهِمْ اَنَّكَ تَرٰى لَهُ قُوَّةً فِيْ دِيْنٍ، وَحَزْمًا فِيْ لِيْنٍ، وَاِيْمَانًا فِيْ يَقِيْنٍ وَحِرْصًا عَلَى الْعِلْمِ، وَكَسْبًا فِيْ رِفْقٍ وَشَفَقَةً فِيْ نَفَقَةٍ، وَقَصْدًا فِيْ غِنَاءٍ،

Preneted by www.ziaraat.com

وَخُشُوعًا فِیْ عِبَادَةٍ، وَتَحَمُّلًا فِیْ فَاقَةٍ وَصَبْرًا فِیْ شِدَّةٍ
وَرَحْمَةً لِلْمَجْهُودِ وَاِعْطَاءً فِیْ حَقٍّ، وَرِفْقًا فِیْ كَسْبٍ، وَطَلَبًا
لِلْحَلَالِ، وَنَشَاطًا فِی الْهُدٰی وَتَحَرُّجًا عَنِ الطَّمَعِ، وَبِرًّا فِی
اسْتِقَامَةٍ، وَاِغْمَاضًا عِنْدَ شَهْوَةٍ، لَا یَغُرُّهُ ثَنَاءُ مَنْ جَهِلَهُ، وَلَا
یَدَعُ اِحْصَاءَ مَا قَدْ عَمِلَهُ، مُسْتَبْطِئًا لِنَفْسِهِ فِی الْعَمَلِ یَعْمَلُ
الْاَعْمَالَ الصَّالِحَةَ وَهُوَ عَلٰی وَجَلٍ، یُمْسِیْ وَهَمُّهُ الشُّكْرُ، وَ
یُصْبِحُ وَشُغْلُهُ الذِّكْرُ یَبِیْتُ حَذِرًا، وَیُصْبِحُ فَرِحًا، حَذِرًا لِمَا
حُذِّرَ مِنَ الْغَفْلَةِ وَفَرِحًا لِمَا اَصَابَ مِنَ الْفَضْلِ وَالرَّحْمَةِ، اِنِ
اسْتَصْعَبَ عَلَیْهِ نَفْسُهُ فِیْمَا تَكْرَهُ لَمْ یُعْطِهَا سُؤْلَهَا فِیْمَا اِلَیْهِ
ضُرُّهُ وَفَرِحُهُ فِیْمَا یَخْلُدُ وَیَطُوْلُ وَقُرَّةُ عَیْنِهٖ فِیْمَا لَا یَزُوْلُ، وَ
رَغْبَتُهُ فِیْمَا یَبْقٰی وَزَهَادَتُهُ فِیْمَا یَفْنٰی، یَمْزُجُ الْحِلْمَ بِالْعِلْمِ،
وَیَمْزُجُ الْعِلْمَ بِالْعَقْلِ، تَرَاهُ بَعِیْدًا كَسَلُهُ، دَائِمًا نَشَاطُهُ، قَرِیْبًا
اَمَلُهُ قَلِیْلًا زَلَلُهُ، مُتَوَقِّعًا اَجَلَهُ، خَاشِعًا قَلْبُهُ، ذَاكِرًا رَبَّهُ، خَائِفًا
ذَنْبَهُ قَانِعًا نَفْسُهُ، مُتَغَیِّبًا جَهْلُهُ، سَهْلًا اَمْرُهُ، حَرِیْزًا دِیْنُهُ، مَیِّتَةً
شَهْوَتُهُ كَاظِمًا غَیْظَهُ، صَافِیًا خُلُقُهُ، آمِنًا مِنْهُ جَارُهُ، ضَعِیْفًا
كِبْرُهُ، مَیِّتًا ضَرُّهُ كَثِیْرًا ذِكْرُهُ مُحْكَمًا اَمْرُهُ، لَا یُحَدِّثُ بِمَا
یُؤْتَمَنُ عَلَیْهِ الْاَصْدِقَاءَ وَلَا یَكْتُمُ شَهَادَتَهُ لِلْاَعْدَاءِ وَلَا یَعْمَلُ
شَیْئًا مِنَ الْحَقِّ رِیَاءً، وَلَا یَتْرُكُهُ حَیَاءً اَلْخَیْرُ مِنْهُ مَامُوْلٌ،

وَالشَّرُّ مِنْهُ مَامُوْنٌ، اِنْ كَانَ فِی الْغَافِلِیْنَ كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِیْنَ
وَاِنْ كَانَ فِی الذَّاكِرِیْنَ لَمْ یُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ، یَعْفُو عَمَّنْ
ظَلَمَهُ وَیُعْطِیْ مَنْ حَرَمَهُ، وَیَصِلُ مَنْ قَطَعَهُ، لَا یَعْزُبُ حِلْمُهُ
وَلَا یَعْجَلُ فِیْمَا یُرِیْبُهُ، وَیَصْفَحُ عَمَّا قَدْ تَبَیَّنَ لَهُ بَعِیْدًا جَهْلُهُ
لَیِّنًا قَوْلُهُ، غَائِبًا مُنْكَرُهُ، قَرِیْبًا مَعْرُوْفُهُ، صَادِقًا قَوْلُهُ، حَسَنًا
فِعْلُهُ، مُقْبِلًا خَیْرُهُ، مُدْبِرًا شَرُّهُ، فَهُوَ فِی الزَّلَازِلِ وَقُوْرٌ، وَفِی
الْمَكَارِهِ صَبُوْرٌ، وَفِی الرَّخَاءِ شَكُوْرٌ، لَا یَحِیْفُ عَلٰی مَنْ
یُبْغِضُ وَلَا یَأْثَمُ عَلٰی مَنْ یُحِبُّ، لَا یَدَّعِیْ مَا لَیْسَ لَهُ وَلَا
یَجْحَدُ حَقًّا هُوَ عَلَیْهِ، یَعْتَرِفُ بِالْحَقِّ قَبْلَ اَنْ یُشْهَدَ عَلَیْهِ، وَلَا
یُضِیْعُ مَا اسْتُحْفِظَ وَلَا یَنْسٰی مَا ذُكِّرَ، وَلَا یُنَابِزُ بِالْاَلْقَابِ، وَلَا
یَبْغِیْ عَلٰی اَحَدٍ، وَلَا یَهُمُّ بِالْحَسَدِ، وَلَا یُضَارُّ بِالْجَارِ، وَلَا
یَشْمَتُ بِالْمَصَائِبِ، سَرِیْعٌ اِلَی الصَّلَوَاتِ، مُؤَدٍّ لِلْاَمَانَاتِ،
بَطِیْءٌ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ یَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَیَنْهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ، لَا
یَدْخُلُ فِی الْاُمُوْرِ بِجَهْلٍ، وَلَا یَخْرُجُ مِنَ الْحَقِّ بِالْعِجْزِ، اِنْ
صَمَتَ لَمْ یَغُمَّهُ صَمْتُهُ، وَاِنْ نَطَقَ لَمْ یَقُلْ خَطَأً وَاِنْ ضَحِكَ لَمْ
یَعْدُ صَوْتُهُ سَمْعَهُ، قَانِعًا بِالَّذِیْ قُدِّرَ لَهُ، وَلَا یَجْمَحُ بِهِ الْغَیْظُ
وَلَا یَغْلِبُهُ الْهَوٰی وَلَا یَقْهَرُهُ الشُّحُّ، وَلَا یَطْمَعُ فِیْمَا لَیْسَ لَهُ،
یُخَالِطُ النَّاسَ لِیَعْلَمَ، وَیَصْمُتُ لِیَسْلَمَ وَیَسْأَلُ لِیَفْهَمَ، لَا یَنْصِتُ

Preneted by www.ziaraat.com

لِيُعْجَبَ بِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ لِيَفْخَرَ عَلٰى مَنْ سِوَاهُ، اِنْ بَغٰى عَلَيْهِ صَبَرَ، حَتّٰى يَكُوْنَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِىْ يَنْتَقِمُ لَهُ نَفْسُهُ مِنْهُ فِىْ عَنَاءٍ، وَالنَّاسَ مِنْهُ فِىْ رَاحَةٍ، اَتْعَبَ نَفْسَهُ لِآخِرَتِهِ وَاَرَاحَ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ بُعْدُهُ مِمَّنْ تَبَاعَدَ عَنْهُ زُهْدٌ وَنَزَاهَةٌ، وَدُنُوُّهُ مِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِيْنٌ وَرَحْمَةٌ، فَلَيْسَ تَبَاعُدُهُ بِكِبْرٍ وَلَا عَظَمَةٍ، وَلَا دُنُوُّهُ بِخَدِيْعَةٍ وَلَا خَلَابَةٍ، بَلْ يَقْتَدِىْ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ، وَهُوَ اِمَامٌ لِمَنْ خَلْفَهُ مِنْ اَهْلِ الْبِرِّ قَالَ فَصَعِقَ هَمَّامٌ صَعْقَةً كَانَتْ نَفْسُهُ فِيْهَا۔

فَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَخَافُهَا عَلَيْهِ، وَاَمَرَ بِهِ فَجُهِّزَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا تَصْنَعُ الْمَوَاعِظُ الْبَالِغَةُ بِاَهْلِهَا، فَقَالَ قَائِلٌ:

فَمَا بَالُكَ اَنْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

وَيْلَكَ اِنَّ لِكُلِّ اَجَلًا لَنْ يَعْدُوْهُ، وَسَبَبًا لَا يُجَاوِزُهُ، فَمَهْلًا لَا تَعُدْ فَاِنَّمَا نَفَثَ عَلٰى لِسَانِكَ الشَّيْطَانُ۔

عبدالرحمٰن بن کثیر کا بیان ہے کہ چھٹے لالِ ولایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا:

امیر المومنین علیہ السلام کا ایک عظیم عبادت گزار ہمام نامی صحابی اپنی جگہ

سے کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا:

اے امیر المومنینؑ! میرے لیے متقی و پرہیزگار لوگوں کے اوصاف اس طرح بیان کریں گویا کہ میں ان کو دیکھ سکوں؟

علی علیہ السلام نے اس کے جواب میں تعقل کیا اور پھر فرمایا:

اے ہمام! تیرے اوپر افسوس ہے' خدا سے ڈر' اور نیکوکار بن جا' کیونکہ خدا ایسے لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور نیکوکار ہیں۔

ہمام اس مختصر بیان سے مطمئن نہ ہوئے تو حضرت نے حمد وثنائے پروردگار اور صلوات وسلام کے بعد ارشاد فرمایا:

امابعد! پروردگار نے تمام مخلوقات کو اس عالم میں پیدا کیا ہے کہ وہ ان کی اطاعت سے مستغنی اور ان کی نافرمانی سے محفوظ تھا۔ نہ اسے کسی نافرمان کی معصیت نقصان پہنچا سکتی تھی اور نہ کسی اطاعت گزار کی اطاعت فائدہ دے سکتی تھی۔

اس نے سب کی معیشت کو تقسیم کر دیا اور سب کی دنیا میں ایک منزل قرار دے دی۔ اس دنیا میں متقی افراد وہ ہیں جو صاحبان فضائل وکمالات ہوتے ہیں کہ ان کی گفتگو حق وصواب' ان کا لباس معتدل' ان کی رفتار متواضع ہوتی ہے۔ جن چیزوں کو پروردگار نے حرام قرار دیا ہے ان سے نظروں کو نیچا رکھتے ہیں اور اپنے کاموں کو ان علوم کے لیے وقف رکھتے ہیں جو فائدہ پہنچانے والے ہیں۔ ان کے نفوس بلاء وآزمائش میں ایسے ہی رہتے ہیں جیسے راحت وآرام میں۔ اگر پروردگار نے ہر شخص کی حیات کی مدت مقرر نہ کر دی ہوتی تو ان کی روحیں ان کے جسم میں پلک جھپکنے کے برابر بھی ٹھہر نہیں سکتی تھیں

Preneted by www.ziaraat.com

کہ انھیں ثواب کا شوق ہے اور عذاب کا خوف۔ خالق ان کی نگاہ میں اس قدر عظیم ہے کہ ساری دنیا نگاہوں سے گرگئی ہے۔ جنت ان کی نگاہ کے سامنے اس طرح ہے جیسے اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں اور جہنم کو اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے اس کے عذاب کو محسوس کر رہے ہوں۔ ان کے دل نیکیوں کے خزانے ہیں اور ان سے شر کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ان کے جسم نحیف اور لاغر ہیں اور ان کی ضروریات نہایت درجہ مختصر اور ان کے نفوس بھی طیب و طاہر ہیں۔ انھوں نے دنیا میں چند دن تکلیف اٹھا کر ابدی راحت کا انتظام کر لیا ہے اور ایسی فائدہ بخش تجارت کی ہے جس کا انتظام ان کے پروردگار نے کر دیا تھا۔ دنیا نے انھیں بہت چاہا لیکن انھوں نے اسے نہیں چاہا اور اس نے انھیں بہت گرفتار کرنا چاہا لیکن انھوں نے فدیہ دے کر اپنے کو چھڑا لیا۔

راتوں کے وقت مصلّی پر کھڑے رہتے ہیں۔ خوش الحانی کے ساتھ تلاوتِ قرآن کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نفس کو محزون رکھتے ہیں اور اسی طرح اپنی بیماریٔ دل کا علاج کرتے ہیں۔ جب کسی آیت ترغیب سے گزرتے ہیں تو اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور جب کسی آیت ترہیب و تخویف سے گزرتے ہیں تو دل کے کانوں کو اس کی طرف یوں مصروف کر دیتے ہیں جیسے جہنم کے شعلوں کی آواز اور وہاں کی چیخ پکار مسلسل ان کے کانوں تک پہنچ رہی ہو۔ یہ رکوع میں کمر خمیدہ اور سجدہ میں پیشانی، ہتھیلی، انگوٹھوں اور گھٹنوں کو فرش خاک کیے رہتے ہیں۔

پروردگار سے ایک ہی سوال کرتے ہیں کہ ان کی گردنوں کو آتشِ جہنم سے آزاد کر دے۔

اس کے بعد دن کے وقت یہ علماء اور دانش مند، نیک کردار اور پرہیزگار ہوتے ہیں جیسے انھیں تیرانداز کے تیر کی طرح خوفِ خدا نے تراشا ہو۔ دیکھنے والا انھیں دیکھ کر بیمار تصور کرتا ہے حالانکہ یہ بیمار نہیں ہیں اور ان کی باتوں کو سن کر کہتا ہے کہ ان کی عقلوں میں فتور ہے حالانکہ ایسا بھی نہیں ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ انھیں ایک بہت بڑی بات نے مدہوش بنا رکھا ہے کہ یہ نہ قلیل عمل سے راضی ہوتے ہیں اور نہ کثیر عمل کو کثیر سمجھتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے نفس ہی کو متہم کرتے رہتے ہیں اور اپنے اعمال ہی سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ جب ان کی تعریف کی جاتی ہے تو اس سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں خود اپنے نفس کو دوسروں سے بہتر پہچانتا ہوں اور میرا پروردگار تو مجھ سے بھی بہتر جانتا ہے۔
خدایا! مجھ سے ان کے اقوال کا محاسبہ نہ کرنا اور مجھے ان کے حسنِ ظن سے بھی بہتر قرار دے دینا اور پھر ان گناہوں کو معاف بھی کر دینا جنھیں یہ سب نہیں جانتے ہیں۔

ان کی علامت یہ بھی ہے کہ ان کے پاس دین میں قوت، نرمی میں شدت احتیاط، یقین میں ایمان، علم کے بارے میں طمع، حلم کی منزل میں علم، مالداری میں میانہ روی، عبادت میں خشوع قلب، فاقہ میں خودداری، سختیوں میں صبر، حلال کی طلب، ہدایت میں نشاط، لالچ سے پرہیز جیسی تمام باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ نیک اعمال بھی انجام دیتے ہیں تو لرزتے ہوئے انجام دیتے ہیں۔ شام کے وقت ان کی فکر شکر پروردگار ہوتی ہے اور صبح کے وقت ذکر الٰہی۔ خوفزدہ عالم میں رات کرتے ہیں اور فرح و سرور میں صبح۔ جس غفلت سے ڈرایا گیا ہے اس سے محتاط رہتے ہیں اور جس فضل و رحمت کا وعدہ کیا گیا

Preneted by www.ziaraat.com

ہے اس سے خوش رہتے ہیں۔ اگر نفس ناگوار امر کے لیے سختی بھی کرے تو اس کے مطالبہ کو پورا نہیں کرتے ہیں۔ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک لازوال نعمتوں میں ہے اور ان کا پرہیز فانی اشیاء کے بارے میں ہے۔ یہ حلم کو علم سے اور قول کو عمل سے ملائے ہوئے ہیں۔ تم ہمیشہ ان کی امیدوں کو مختصر، دل کو خاشع، نفس کو قانع، کھانے کو معمولی، معاملات کو آسان، دین کو محفوظ، خواہشات کو مُردہ اور غصہ کو پیا ہوا دیکھو گے۔

ان سے ہمیشہ نیکیوں کی امید رہتی ہے اور انسان ان کے شر کی طرف سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ غافلوں میں نظر آئیں تو بھی یاد خدا کرنے والوں میں کہے جاتے ہیں اور یاد کرنے والوں میں نظر آئیں تو بھی غافلوں میں شمار نہیں ہوتے ہیں۔ ظلم کرنے والے کو معاف کر دیتے ہیں۔ محروم رکھنے والے کو عطا کر دیتے ہیں۔ قطع رحم کرنے والوں سے تعلقات رکھتے ہیں۔ لغویات سے دور، نرم کلام، منکرات غائب، نیکیاں حاضر، خیر آتا ہوا، شر جاتا ہوا، زلزلوں میں باوقار، دشواریوں میں صابر، آسانیوں میں شکرگزار، دشمن پر ظلم نہیں کرتے ہیں، چاہنے والوں کی خاطر گناہ نہیں کرتے ہیں۔ گواہی طلب کیے جانے سے پہلے حق کا اعتراف کرتے ہیں۔ امانتوں کو ضائع نہیں کرتے ہیں۔ جو بات یاد دلا دی جائے اسے بھولتے نہیں ہیں اور القاب کے ذریعہ ایک دوسرے کو چڑھاتے نہیں ہیں اور ہمسایہ کو نقصان نہیں پہنچاتے ہیں۔ مصائب میں کسی کو طعنے نہیں دیتے۔ حرف باطل میں داخل نہیں ہوتے ہیں اور کلمۂ حق سے باہر نہیں آتے ہیں۔ یہ چپ رہیں تو ان کی خوشی ہم وغم کی بنا پر نہیں ہے اور یہ ہنستے ہیں تو آواز بلند نہیں کرتے ہیں۔ ان پر ظلم کیا جائے تو صبر کر لیتے ہیں تا کہ خدا

اس کا انتقام لے۔ ان کا اپنا نفس ہمیشہ رنج میں رہتا ہے اور لوگ ان کی طرف سے ہمیشہ مطمئن رہتے ہیں۔ انھوں نے اپنے نفس کو آخرت کے لیے تھکا ڈالا ہے اور لوگ ان کے نفس کی طرف سے آزاد ہو گئے ہیں۔ دُور رہنے والوں سے ان کی دُوری زاہد اور پاکیزگی کی بنا پر ہے اور قریب رہنے والوں سے ان کی قربت نرمی اور مرحمت کی بنا پر ہے۔ نہ دُوری تکبر و برتری کا نتیجہ ہے اور نہ قربت مکر و فریب کا نتیجہ۔

راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر ہمام نے ایک چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔

تو امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ میں اسی وقت سے ڈر رہا تھا کہ میں جانتا تھا کہ صاحبانِ تقویٰ کے دلوں پر نصیحت کا اثر اسی طرح ہوا کرتا ہے۔

یہ سننا تھا کہ ایک شخص بول پڑا کہ پھر آپ پر ایسا اثر کیوں نہیں ہوا؟

تو آپ نے فرمایا کہ خدا تیرا برا کرے۔ ہر اجل کے لیے ایک وقت معین ہے جس سے آگے بڑھنا ناممکن ہے اور ہر شر کے لیے ایک سبب ہے جس سے تجاوز کرنا ناممکن ہے۔ خبردار اب ایسی گفتگو نہ کرنا۔ یہ شیطان نے تیری زبان پر اپنا جادو پھونک دیا ہے۔

۳۶۔ مومن غضب و رضا میں بھی حد اعتدال میں رہتا ہے

(اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ...... صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ:

Preneted by www.ziaraat.com

قَالَ اَبُو عَبۡدِاللّٰهِ (عَلَيۡهِ السَّلَامُ):

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُ الَّذِىۡ اِذَا غَضِبَ لَمۡ يُخۡرِجۡهُ غَضَبُهُ مِنۡ حَقٍّ وَالَّذِىۡ اِذَا رَضِىَ لَمۡ يُدۡخِلۡهُ رِضَاهُ فِىۡ بَاطِلٍ، وَالَّذِىۡ اِذَا قَدَرَ لَمۡ يَاۡخُذۡ اَكۡثَرَ مِنۡ مَالِهٖ۔

صفوان بن مہران کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مومن تو بس وہ ہے کہ جب اسے غصہ آئے تو اس کا غصہ اسے حق کی حدود سے باہر نہ نکالے اور جب وہ راضی ہو تو اس کی رضا اس کو باطل میں نہ لے جائے اور جب اسے قدرت حاصل ہو تو اپنے حق سے زیادہ مال نہ لے۔

۳۷-تقویٰ کا دارومدار رونے پر ہی نہیں ہے

(اَلۡحَدِيۡثُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوۡنَ)

اَبِىۡ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعۡدُ بۡنُ عَبۡدِاللّٰهِ عَنۡ عَلِيِّ بۡنِ عَبۡدِالۡعَزِيۡزِ قَالَ:

قَالَ اَبُو عَبۡدِاللّٰهِ (عَلَيۡهِ السَّلَامُ)

يَا عَلِيَّ بۡنَ عَبۡدِالۡعَزِيۡزِ! لَا يَغُرَّنَّكَ بُكَاؤُهُمۡ، فَاِنَّ التَّقۡوٰى فِى الۡقَلۡبِ۔

علی بن عبدالعزیز راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

علی بن عبدالعزیز! جو لوگ بظاہر دین دار ہیں ان کا رونا کہیں تمہیں فریب میں نہ ڈال دے۔ یاد رکھو تقویٰ وہ ہے جو دل میں ہو۔

۳۸-اسرارِ آلِ محمدؐ کے افشا کرنے سے ممانعت

(اَلۡحَدِيۡثُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوۡنَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ مُوۡسَى بۡنِ الۡمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ...... عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ سِنَانٍ قَالَ: سَمِعۡتُ

اَبَا عَبۡدِاللّٰهِ (عَلَيۡهِ السَّلَامُ) يَقُوۡلُ:

اُوۡصِيۡكُمۡ عِبَادَاللّٰهِ بِتَقۡوَى اللّٰهِ وَلَا تَحۡمِلُوا النَّاسَ عَلٰى اَكۡتَافِكُمۡ فَتَذِلُّوۡا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوۡلُ فِىۡ كِتَابِهٖ:

"قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا" ثُمَّ قَالَ: عُوۡدُوۡا مَرۡضَاهُمۡ، وَاشۡهَدُوۡا جَنَائِزَهُمۡ، وَاشۡهَدُوۡا لَهُمۡ وَعَلَيۡهِمۡ، وَصَلُّوۡا مَعَهُمۡ فِىۡ مَسَاجِدِهِمۡ، وَاقۡضُوۡا حُقُوۡقَهُمۡ،

ثُمَّ قَالَ: اَىُّ شَيۡءٍ اَشَدُّ عَلٰى قَوۡمٍ يَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ يَاۡتَمُّوۡنَ بِقَوۡمٍ وَيَاۡخُذُوۡنَ بِقَوۡلِهِمۡ، فَيَاۡمُرُوۡنَهُمۡ وَيَنۡهَوۡنَهُمۡ وَلَا يَقۡبَلُوۡنَ مِنۡهُمۡ وَيُذِيۡعُوۡنَ حَدِيۡثَهُمۡ عِنۡدَ عَدُوِّهِمۡ فَيَاۡتِىۡ عَدُوُّهُمۡ اِلَيۡنَا فَيَقُوۡلُوۡنَ لَنَا:

اِنَّ قَوۡمًا يَقُوۡلُوۡنَ وَيَرۡوُوۡنَ كَذَا وَكَذَا، فَنَقُوۡلُ لَهُمۡ:

نَحۡنُ نَبۡرَاُ مِمَّنۡ يَقُوۡلُ هٰذَا فَتَقَعُ عَلَيۡهِمُ الۡبَرَائَةُ۔

عبداللہ بن سنان راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا:

Preneted by www.ziaraat.com

بندگانِ خدا! میں تمہیں پروردگار کے تقویٰ کی سفارش کرتا ہوں اور (اسرار آلِ محمدؐ فاش کر کے) لوگوں کو اپنی گردنوں پر سوار نہ کرو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرما رہا ہے: ''لوگوں سے اچھی گفتگو کرو''۔

پھر آپؑ نے فرمایا:

تم لوگوں کے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں شمولیت اختیار کرو اور ان کے فائدہ اور نقصان کے لیے گواہیاں دو اور ان کی مساجد میں ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھو اور ان کے حقوق ادا کرو۔

یاد رکھو کسی بھی قوم کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا سخت مصیبت ہو سکتی ہے کہ وہ گمان کریں کہ وہ ایک گروہ کی پیروی کر رہے ہیں اور وہ ان کے فرمان کو قبول کر رہے ہیں مگر اس کے باوجود وہ اپنے رہبروں کے امر و نہی کی پیروی نہ کریں اور ان کی رازدارانہ گفتگو کو دشمنوں کے سامنے نقل کریں۔ پھر ان کے دشمن ان کی باتیں سن کر ہمارے پاس آئیں اور کہیں کہ لوگ اس طرح کی روایات کر رہے ہیں اور اس کے جواب میں ہم یہ کہیں ہم ایسی بات کرنے والے سے بیزار ہیں اور یوں وہ ہماری طرف سے بیزاری کے حق دار بن جائیں۔

۳۹۔ شیعوں سے امامؑ کی توقعات

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِیْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ اَبِی الْخَطَّابِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ:

سَلَّمْنَا عَلٰی اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) بِمِنًی، ثُمَّ قُلْتُ: یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ! اِنَّا قَوْمٌ مُجْتَازُوْنَ لَسْنَا نُطِیْقُ هٰذَا الْمَجْلِسَ مِنْكَ كُلَّمَا اَرَدْنَاهُ فَاَوْصِنَا قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ):

عَلَیْكُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَصِدْقِ الْحَدِیْثِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ وَحُسْنِ الصُّحْبَةِ لِمَنْ صَحِبَكُمْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَ اِطْعَامِ الطَّعَامِ، صَلُّوْا فِیْ مَسَاجِدِهِمْ وَعُوْدُوْا مَرْضَاهُمْ وَاتَّبِعُوْا جَنَائِزَهُمْ فَاِنَّ اَبِیْ حَدَّثَنِیْ اَنَّ شِیْعَتَنَا اَهْلَ الْبَیْتِ كَانُوْا خِیَارَ مَنْ كَانُوْا مِنْهُمْ، اِنْ كَانَ فَقِیْهٌ كَانَ مِنْهُمْ، وَاِنْ كَانَ مُؤَذِّنٌ كَانَ مِنْهُمْ، وَاِنْ كَانَ اِمَامٌ كَانَ مِنْهُمْ، وَاِنْ كَانَ صَاحِبُ اَمَانَةٍ كَانَ مِنْهُمْ وَاِنْ كَانَ صَاحِبُ وَدِیْعَةٍ كَانَ مِنْهُمْ، وَكَذٰلِكَ كُوْنُوْا حَبِّبُوْنَا اِلَی النَّاسِ وَلَا تُبَغِّضُوْنَا اِلَیْهِمْ۔

عبداللہ بن زیاد راوی ہیں کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام پر سلام کیا اور ان سے عرض کیا:

''فرزند رسولؐ! ہم خانہ بدوش لوگ ہیں اور آپ کے پاس ٹک کر نہیں رہ سکتے لہٰذا آپؑ ہمیں دین کی ضروری باتوں کی نصیحت کریں۔

آپؑ نے فرمایا: میں تمہیں پروردگار کے تقویٰ، راست گوئی، ادائیگی امانت، اپنے ہم نشینوں سے حسنِ سلوک، سلام عام کرنے، ضرورت مندوں کو کھانا کھلانے کی وصیت کرتا ہوں اور میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اپنے

Preneted by www.ziaraat.com

مخالفین کی مساجد میں نماز پڑھو اور ان کے بیماروں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں کی مشایعت کرو۔

میرے والد علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہمارے شیعہ اپنے دور کے بہترین افراد ہوا کرتے تھے۔ اگر کوئی فقیہ ہوتا تھا تو اس کا تعلق ہمارے شیعوں سے ہوتا تھا اور اگر کوئی مؤذن یا کوئی امام یا کوئی امین ہوتا تھا تو ان سب کا تعلق ہمارے شیعوں سے ہوا کرتا تھا۔ تم بھی انہی شیعوں جیسے شیعہ بنو۔ اپنے عمل و کردار سے لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرو اور اپنی بدکرداری سے ہمیں قابلِ نفرت نہ بناؤ۔

۴۰۔ اوصافِ شیعہ

(اَلْحَدِیْثُ الْاَرْبَعُوْنَ)

اَبِی رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَعْیَنَ عَنْ

اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

كَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَاعِدًا فِیْ بَیْتِهٖ اِذْ قَرَعَ قَوْمٌ عَلَیْهِمُ الْبَابَ فَقَالَ:

یَا جَارِیَةُ اُنْظُرِیْ مَنْ بِالْبَابِ؟ فَقَالُوْا:

قَوْمٌ مِنْ شِیْعَتِكَ، فَوَثَبَ عَجْلَانَ حَتّٰی كَادَ اَنْ یَقَعَ، فَلَمَّا فَتَحَ الْبَابَ وَنَظَرَ اِلَیْهِمْ رَجَعَ، وَقَالَ: كَذَبُوْا فَاَیْنَ السَّمْتُ فِی

الْوُجُوْهِ؟ اَیْنَ اَثَرُ الْعِبَادَةِ؟ اَیْنَ سِیْمَاءُ السُّجُوْدِ؟ اِنَّمَا شِیْعَتُنَا یُعْرَفُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَشَعَثِهِمْ، قَدْ قَرَحَتِ الْعِبَادَةُ مِنْهُمُ الْاٰنَافَ، وَدَثَّرَتِ الْجِبَاهَ وَالْمَسَاجِدَ، خُمُصُ الْبُطُوْنِ، ذُبُلُ الشِّفَاهِ، قَدْ هَبَّجَتِ الْعِبَادَةُ وُجُوْهَهُمْ، وَاَخْلَقَ سَهَرُ اللَّیَالِیْ وَقَطْعُ الْهَوَاجِرِ جُثَثَهُمْ، اَلْمُسَبِّحُوْنَ اِذَا سَكَتَ النَّاسُ، وَالْمُصَلُّوْنَ اِذَا نَامَ النَّاسُ، وَالْمَحْزُوْنُوْنَ اِذَا فَرِحَ النَّاسُ یُعْرَفُوْنَ بِالزُّهْدِ، كَلَامُهُمُ الرَّحْمَةُ، وَتَشَاغُلُهُمْ بِالْجَنَّةِ۔

حمران بن اعین راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ایک دن امام سجاد علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک گروہ نے ان کے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے کنیز سے فرمایا کہ باہر جا کر دیکھو کہ کون آیا ہے؟

دستک دینے والوں نے کنیز سے کہا کہ آپ مولا سے عرض کریں کہ دروازے پر آپ کے شیعوں کا گروہ آیا ہے۔ لفظ شیعہ سن کر امام سجادؑ بڑی تیزی سے دروازے پر آئے اور تیزی کی وجہ سے آپ کے گرنے کا بھی خطرہ پیدا ہوگیا تھا۔ جب آپؑ نے دروازہ کھول کر انہیں دیکھا تو آپؑ فوراً واپس آگئے اور فرمایا:

انہوں نے جھوٹ کہا۔ ان کے چہروں پر شیعہ ہونے کی علامات ہی کہاں ہے؟ آثار عبادت کہاں ہیں؟ سجدہ کی علامات کہاں ہیں؟ ہمارے شیعوں کی تو پہچان عبادتِ الٰہی اور بالوں کی پراگندگی ہے۔ عبادت یعنی طویل

Preneted by www.ziaraat.com

سجدوں کی وجہ سے ان کے ناک زخمی ہوتے ہیں اور عبادت کی کثرت سے ان کی پیشانیوں اور سجدے کے مقامات پر گٹے پڑے ہوتے ہیں۔ روزوں کی وجہ سے ان کے شکم پشت سے لگے ہوتے ہیں اور ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں۔ عبادت کی وجہ سے ان کے چہرے متورم ہوتے ہیں اور شب بیداری اور روزوں کی وجہ سے ان کے اجسام کمزور ہوتے ہیں۔ جب لوگ خاموش ہوتے ہیں تو وہ تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں تو وہ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور جب لوگ خوشیوں میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ غمگین ہوتے ہیں اور دنیا سے بے رغبتی میں مصروف ہوتے ہیں۔ ان کی گفتگو رحمت و شفقت پر مشتمل ہوتی ہے اور وہ حصولِ جنت میں مشغول رہتے ہیں۔

۴۱-مومن کے لیے چھ چیزوں کا اقرار ضروری ہے

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

عَلِیُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ:

قَالَ الصَّادِقُ (عَلَیْهِ السَّلَامُ):

مَنْ اَقَرَّ بِسِتَّةِ اَشْیَاءَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ: اَلْبَرَاءَةُ مِنَ الطَّوَاغِیْتِ، وَالْاِقْرَارُ بِالْوَلَایَةِ، وَالْاِیْمَانُ بِالرَّجْعَةِ وَالْاِسْتِحْلَالُ لِلْمُتْعَةِ، وَتَحْرِیْمُ الْجِرِّیِّ وَتَرْكُ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔

عبیداللہ راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص چھ چیزوں کا اقرار کرے تو وہ مومن ہے۔

۱-ستم گاروں اور طاغوتوں سے برائت کرے۔
۲-اہل بیتؑ کی ولایت کا اقرار کرے۔
۳-رجعت پر ایمان لائے۔
۴-متعہ کو حلال سمجھے۔
۵-ملی مچھلی اور سانپ مچھلی کو حرام سمجھے۔
۶-موزوں پر مسح کرنے سے پرہیز کرے۔

۴۲-مومن کی سخت مزاجی کی وجہ

(اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ الْحِمْیَرِیُّ...... عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ

عَنِ الصَّادِقِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اَنَّهُ قِیْلَ لَهُ:

مَا بَالُ الْمُؤْمِنِ اَحَدَّ شَیْءٍ؟ قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) لِاَنَّ عِزَّ الْقُرْاٰنِ فِیْ قَلْبِهٖ وَمَحْضَ الْاِیْمَانِ فِیْ قَلْبِهٖ، وَهُوَ یَعْبُدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، مُطِیْعٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ مُصَدِّقٌ، قِیْلَ فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ یَکُوْنُ اَشَحَّ شَیْءٍ؟ قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ): لِاَنَّهُ یَکْسِبُ الرِّزْقَ مِنْ حِلِّهٖ وَمَطْلَبُ الْحَلَالِ عَزِیْزٌ فَلَا یُحِبُّ اَنْ یُفَارِقَهُ

Preneted by www.ziaraat.com

لِشِدَّةِ مَا يَعْلَمُ مِنْ عُسْرِ مَطْلَبِهِ، وَإِنْ سَخَتْ نَفْسُهُ لَمْ يَضَعْهُ إِلَّا فِي مَوْضِعِهِ

قِيلَ: مَا عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَرْبَعَةٌ، نَوْمُهُ كَنَوْمِ الْغَرْقِي وَأَكْلُهُ كَأَكْلِ الْمَرْضَى، وَبُكَاؤُهُ كَبُكَاءِ الثَّكْلَى، وَقُعُودُهُ كَقُعُودِ الْمُوَاثِبِ قِيلَ لَهُ: فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُونُ أَنْكَحَ شَيْءٍ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لِحِفْظِهِ فَرْجَهُ عَنْ فُرُوجٍ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ، وَلِكَيْ لَا تَمِيلَ بِهِ شَهْوَتُهُ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا، وَإِذَا ظَفَرَ بِالْحَلَالِ اكْتَفَى بِهِ وَاسْتَغْنَى بِهِ عَنْ غَيْرِهِ وَقَالَ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ):

إِنَّ فِي الْمُؤْمِنِ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَمْ تَجْتَمِعْ إِلَّا فِيهِ:

عِلْمُهُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُحِبُّ وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُبْغِضُ، وَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

إِنَّ قُوَّةَ الْمُؤْمِنِ فِي قَلْبِهِ، أَلَا تَرَوْنَ أَنَّكُمْ تَجِدُونَهُ ضَعِيفَ الْبَدَنِ نَحِيفَ الْجِسْمِ، وَهُوَ يَقُومُ اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ،

وَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): الْمُؤْمِنُ فِي دِينِهِ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ الرَّاسِيَةِ وَذٰلِكَ لِأَنَّ الْجَبَلَ قَدْ يُنْحَتُ مِنْهُ وَالْمُؤْمِنُ لَا يَقْدِرُ

أَحَدٌ أَنْ يَنْحِتَ مِنْ دِينِهِ شَيْئًا وَذٰلِكَ لِضَنِّهِ بِدِينِهِ وَشُحِّهِ عَلَيْهِ۔

مسعدہ بن صدقہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ مومن تیز وتند کیوں ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے دل میں قرآن کی عزت اور خالص ایمان ہوتا ہے اور وہ اللہ کی عبادت بجا لاتا ہے۔ مومن اللہ کا اطاعت گزار اور اس کے پیغمبر کا تصدیق کنندہ ہوتا ہے۔

آپ سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مومن بعض اوقات انتہائی بخیل ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ حلال ذرائع سے رزق حاصل کرتا ہے اور طلب حلال بڑی دشوار ہوتی ہے اس لیے وہ جس رزق کو بڑی مشکل سے حاصل کر چکا ہوتا ہے وہ اس سے جدا ہونا پسند نہیں کرتا۔ اور اگر کبھی وہ سخاوت کرتا ہے تو اسے جائز مقام پر ہی خرچ کرتا ہے۔

آپ سے پوچھا گیا کہ مومن کی علامات کیا ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: مومن کی چار علامتیں ہیں:

۱- اس کی نینداس شخص کی نیند جیسی ہوتی ہے جو ڈوب رہا ہو۔

۲- اس کی غذا کسی بیمار کی طرح سے ہوتی ہے۔

۳- اور وہ پسر مردہ ماں کی طرح سے گریہ کرتا ہے۔

۴- اس کا بیٹھنا کسی ہراساں فرد کی طرح سے ہوتا ہے۔

Preneted by www.ziaraat.com

آپؑ سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مومن کبھی نکاح کا دوسروں کی بہ نسبت زیادہ دلدادہ ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن اپنی شرم گاہ کو حرام شرم گاہوں سے محفوظ رکھنے کا خواہش مند ہوتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ جنسی خواہش اسے کہیں ادھر ادھر نہ کرتی پھرے۔ اور جب وہ حلال حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے تو وہ اس پر اکتفا کرتا ہے اور حرام سے بے نیاز ہوجاتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: مومن میں تین صفات ایسی جمع ہوتی ہیں جو کسی غیر مومن میں جمع نہیں ہوتیں:

۱- وہ خدا کی معرفت رکھتا ہے۔

۲- وہ خدا کے محبوب افراد کی معرفت رکھتا ہے۔

۳- جن لوگوں سے خدا کو نفرت ہے وہ انہیں بھی پہچانتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: مومن کی قوت اس کے دل میں ہوتی ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ مومن تمہیں کمزور جسم والا اور ضعیف البدن دکھائی دیتا ہے مگر اس کے باوجود وہ رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور دن کے وقت روزہ رکھتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: مومن دین میں سخت پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے کیونکہ حوادث کے نتیجہ میں پہاڑ کی اونچائی کم ہوسکتی ہے لیکن مومن کے دین میں کچھ بھی کمی نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن اپنے دین کے متعلق انتہائی بخیل ہوتا ہے یعنی دین کو اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

۴۳- مومن کون، مہاجر کون اور مسلم کون ہے؟

(اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

وَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ):

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ لِمَ سُمِّيَ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا؟ لِائْتِمَانِ النَّاسِ اِيَّاهُ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ،

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَنِ الْمُسْلِمُ؟ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ يَدِهِ وَلِسَانِهِ، اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِالْمُهَاجِرِ؟ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ وَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

مسعدہ بن صدقہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا۔ آپؐ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں یہ خبر نہ دوں کہ مومن کو مومن کیوں کہا گیا ہے؟ اسے اس لیے مومن کا لقب دیا گیا کہ لوگ اسے اپنی جان و مال کا امین سمجھتے ہیں۔

کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ مسلم کون ہے؟

مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ سلامتی حاصل کریں۔

کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ مہاجر کون ہے؟

مہاجر وہ ہے جو برائیوں اور اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو چھوڑ دے۔

Preneted by www.ziaraat.com

۴۴ - علامتِ مومن

(اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

وَبِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
مَنْ سَاءَتْہُ سَیِّئَتُہُ وَسَرَّتْہُ حَسَنَتُہُ فَھُوَ مُؤْمِنٌ۔

انہی اسناد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:
جس شخص کو برائی ناگوار لگے اور بھلائی اسے خوش کردے تو وہ مومن ہے۔

۴۵ - مومن کے لیے ناپسندیدہ بات

(اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ ...... عَنْ حَبِیْبِ الْوَاسِطِیِّ عَنْ
اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ:
مَا اَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ رَغْبَۃٌ تُذِلُّہٗ۔

حبیب واسطی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
مومن کے لیے یہ بات انتہائی ناپسندیدہ ہے کہ وہ کسی ایسے فعل کی طرف شوق رکھتا ہو جو اس کی ذلت کا موجب ہو۔

۴۶ - برص سے حفاظت

(اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

وَبِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ):
اَلْبَرَصُ شِبْہُ اللَّعْنَۃِ لَا یَکُوْنُ فِیْنَا وَلَا فِیْ ذُرِّیَّتِنَا وَلَا فِیْ شِیْعَتِنَا۔

حبیب واسطی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
برص (پھلبہری) لعنت کی شبیہ ہے اسی لیے یہ بیماری ہم اور ہماری اولاد اور ہمارے شیعوں میں نہیں ہوتی۔

۴۷ - ہو رزم گاہ حق و باطل تو فولاد ہے مومن

(اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

وَبِہٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ حُسَیْنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:
قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ):
اِنَّ الْمُؤْمِنَ اَشَدُّ مِنْ زُبَرِ الْحَدِیْدِ، اِنَّ الْحَدِیْدَ اِذَا دَخَلَ النَّارَ تَغَیَّرَ، وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ قُتِلَ ثُمَّ نُشِرَ ثُمَّ قُتِلَ لَمْ یَتَغَیَّرْ قَلْبُہٗ۔

حسین بن عمرو راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
مومن لوہے کے ٹکڑوں سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ جب لوہے کو آگ میں ڈالا جائے تو اس کی رنگت بدل جاتی ہے جب کہ مومن اتنا

Preneted by www.ziaraat.com

مضبوط ہوتا ہے کہ اگر اسے قتل کیا جائے پھر اٹھایا جائے اور پھر قتل کیا جائے تو بھی اس کا دل متغیر نہیں ہوتا۔

۴۸- مومن بن کر آتے ہیں بنائے نہیں جاتے

(اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ...... عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ:

قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ):

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى خَلَقَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَصْلٍ وَاحِدٍ، لَا يَدْخُلُ فِيْهِمْ دَاخِلٌ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ خَارِجٌ، مِثْلُهُمْ وَاللّٰهِ مَثَلُ الرَّأْسِ فِي الْجَسَدِ، وَمَثَلُ الْاَصَابِعِ فِي الْكَفِّ، فَمَنْ رَأَيْتُمْ يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَاشْهَدُوْا عَلَيْهِ بَتَاتًا اِنَّهُ مُنَافِقٌ۔

مفضل راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ تعالی نے مومنین کو ایک ہی اصل سے پیدا کیا ہے۔ باہر سے نہ تو کوئی ان میں داخل ہوسکتا ہے اور نہ ہی کوئی ان کے گروہ سے نکل سکتا ہے۔ ان کی مثال جسم میں سر اور ہتھیلی میں انگلیوں جیسی ہے۔ تم جس کو اس کی مخالفت کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے متعلق گواہی دو کہ وہ حتماً منافق ہے۔

۴۹- موسم سرما اور مومن

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا جِيْلَوَيْهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُوْلُ:

اَلشِّتَاءُ رَبِيْعُ الْمُؤْمِنِ يَطُوْلُ فِيْهِ لَيْلُهُ فَيَسْتَعِيْنُ بِهِ عَلٰى قِيَامِهِ۔

محمد بن سلیمان دیلمی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا:

موسم سرما مومن کے لیے بہار ہے۔ اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں اور مومن شب زندہ داری کے لیے اس سے مدد حاصل کرتا ہے۔

۵۰- مومن دل کا اندھا نہیں ہوتا

(اَلْحَدِیْثُ الْخَمْسُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ:

قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ):

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُؤْمِنِ الْمُؤْمِنَ مِنْ بَلَايَا الدُّنْيَا، وَلٰكِنْ آمَنَهُ مِنَ الْعَمٰى فِي الْاٰخِرَةِ وَمِنَ الشَّقَاءِ يَعْنِيْ عَمَى الْبَصَرِ۔

معاویہ بن عمار کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ تعالی نے دنیاوی آزمائشوں سے مومن کو محفوظ نہیں رکھا البتہ اسے آخرت کے اندھے پن اور اسے شقاوت جو کہ آخرت کا اندھا پن ہے، سے

Preneted by www.ziaraat.com

نجات دی ہے۔

۵۱- مومن محروم نہیں ہوتا

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالْخَمْسُوْنَ)

وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ...... عَنْ سَعِیْدِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ:

قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ(عَلَیْہِ السَّلَامُ):
اَلْمُؤْمِنُ لَا یَکُوْنُ مُحَارَفًا۔

سعید بن غزوان کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
مومن (خیر سے) محروم نہیں کرتا۔

۵۲- ایمان کی تین علامتیں

(اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْخَمْسُوْنَ)

وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ ہَیْثَمٍ عَنْ
اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ(عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ:
ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ اسْتَکْمَلَ خِصَالَ الْاِیْمَانِ،
مَنْ صَبَرَ عَلَی الظُّلْمِ فَکَظَمَ غَیْظَہٗ وَاحْتَسَبَ وَعَفَا،
کَانَ مِمَّنْ یُدْخِلُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ فَیَشْفَعُ فِیْ مِثْلِ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ۔

صالح بن ہیثم کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
جس میں تین صفات موجود ہوں تو اس نے صفات ایمان کی تکمیل

کرلی۔ جو کوئی اپنے اوپر ہونے والے ظلم وستم پر صبر کرے اور اپنا غصہ پی جائے اور اپنے دونوں اعمال کا بدلہ خدا سے طلب کرے تو وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جنہیں اللہ جنت میں داخل کرے گا اور انہیں قبیلہ ربیعہ وحضر کے افراد کے برابر حق شفاعت عطا فرمائے گا۔

۵۳- مومن کو فراوانی بھی مصیبت نظر آتی ہے

(اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ)

وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ زَیْدٍ عَنْ
اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ(عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ:
لَنْ تَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی تَکُوْنُوْا مُؤْتَمَنِیْنَ وَحَتّٰی تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ الرَّخَاءِ مُصِیْبَۃً وَذٰلِکَ اَنَّ الصَّبْرَ عَلَی الْبَلَاءِ اَفْضَلُ مِنَ الْعَافِیَۃِ عِنْدَ الرَّخَاءِ۔

زید کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک لوگوں کی نظر میں قابلِ اعتماد حیثیت کا درجہ اختیار نہیں کر لیتے اور تم مومن تو اس وقت ہوگے جب تم فراخی اور فراوانی کو اپنے لیے مصیبت سمجھو گے۔ کیونکہ آزمائش پر صبر کرنا وسعت وفراخی کی عافیت سے کہیں بہتر ہے۔

Preneted by www.ziaraat.com

۵۴- صفاتِ مومن

(اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ رَجُلٍ

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ صِفْ لِیَ الْمُؤْمِنَ قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ):

قُوَّةٌ فِیْ دِیْنٍ، وَحَزْمٌ فِیْ لِیْنٍ، وَاِیْمَانٌ فِیْ یَقِیْنٍ، وَحِرْصٌ فِیْ فِقْهٍ، وَنِشَاطٌ فِیْ هُدًی، وَبِرٌّ فِی اسْتِقَامَةٍ، وَعِلْمٌ فِیْ حِلْمٍ، وَشُکْرٌ فِیْ رِفْقٍ، وَسَخَاءٌ فِیْ حَقٍّ، وَقَصْدٌ فِیْ غِنًی، وَتَجَمُّلٌ فِیْ فَاقَةٍ، وَعَفْوٌ فِیْ قُدْرَةٍ، وَطَاعَةٌ فِیْ نَصِیْحَةٍ، وَوَرَعٌ فِیْ رَغْبَةٍ، وَحِرْصٌ فِیْ جِهَادٍ، وَصَلٰوةٌ فِیْ شُغُلٍ، وَصَبْرٌ فِیْ شِدَّةٍ، وَفِی الْهَزَاهِزِ وَقُوْرٌ، وَفِی الْمَکَارِهِ صَبُوْرٌ، وَفِی الرَّخَاءِ شَکُوْرٌ، وَلَا یَغْتَابُ وَلَا یَتَکَبَّرُ، وَلَا یَقْطَعُ الرَّحِمَ، وَلَیْسَ بِوَاهِنٍ وَلَا فَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ، وَلَا یَسْبِقُهُ بَطَرُهُ، وَلَا یَفْضَحُهُ بَطْنُهُ، وَلَا یَغْلِبُهُ فَرْجُهُ، وَلَا یَحْسُدُ النَّاسَ، وَلَا یُقَتِّرُ وَلَا یُبَذِّرُ وَلَا یُسْرِفُ، یَنْصُرُ الْمَظْلُوْمَ وَیَرْحَمُ الْمَسَاکِیْنَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِیْ عَنَاءٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِیْ رَاحَةٍ لَا یَرْغَبُ فِی الدُّنْیَا وَلَا یَفْزَعُ مِنْ مَهَائِلِ النَّاسِ، لِلنَّاسِ هَمٌّ قَدْ اَقْبَلُوْا عَلَیْهِ، وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَغَلَهُ لَا یُرٰی فِیْ حِلْمِهِ نَقْصٌ، وَلَا فِیْ رَأْیِهِ وَهْنٌ،

وَلَا فِیْ دِیْنِهِ ضَیَاعٌ، یُرْشِدُ مَنِ اسْتَشَارَهُ، وَیُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ، وَیَکِیْعُ عَنِ الْبَاطِلِ وَالْخَنَاءِ وَالْجَهْلِ، فَهٰذِهِ صِفَةُ الْمُؤْمِنِ۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ میرے لیے مومن کے اوصاف بیان فرمائیں؟

آپؑ نے فرمایا:

مومن دین میں قوی ہوتا ہے۔ دور اندیش اور نرم خو ہوتا ہے اور وہ باایمان اور صاحب یقین ہوتا ہے۔ فہم دین کے لیے حریص ہوتا ہے اور ہدایت پاکر خوشی محسوس کرتا ہے اور نیکی کے کاموں میں ثابت قدم ہوتا ہے اور وہ صاحب علم وحلم ہوتا ہے اور وہ نرم خو، شکر گزار ہوتا ہے۔ راہِ حق میں سخی ہوتا ہے اور ثروت مندی اور دولت مندی کی حالت میں اعتدال کو برقرار رکھتا ہے اور حالت فقر وغربت میں ظاہرداری کو بحال رکھتا ہے اور قوت وطاقت رکھنے کی حالت میں معافی دینے والا ہوتا ہے اور خیر خواہی کی اطاعت کرتا ہے اور خواہش ومیلان کے باوجود حرام سے پرہیز کرتا ہے اور مخالفت نفس میں حریص ہوتا ہے اور عین کام کے درمیان نماز ادا کرتا ہے اور شدائد میں بردبار اور حوادث میں باوقار ہوتا ہے اور سختیوں میں صابر، راحت میں شاکر ہوتا ہے۔

وہ غیبت نہیں کرتا اور تکبر اور قطع رحمی نہیں کرتا۔ وہ کمزور ارادہ اور بداخلاق اور تندمزاج نہیں ہوتا۔ طغیانیاں اس سے سبقت نہیں کرتیں اور اس کا شکم اسے رسوا نہیں کرتا اور وہ شرمگاہ کے تقاضوں سے مغلوب نہیں ہوتا۔ اور وہ

Preneted by www.ziaraat.com

لوگوں سے حسد نہیں کرتا۔ وہ کنجوسی نہیں کرتا اور فضول خرچی اور اسراف سے کام نہیں لیتا۔ وہ مظلوم کی مدد کرتا ہے اور مساکین پر رحم کرتا ہے۔ وہ اپنے نفس کو رنج اور سختی میں رکھتا ہے مگر لوگ اس سے آسائش حاصل کرتے ہیں۔ وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے اور اہلِ دنیا کے خطرات سے خوفزدہ نہیں ہوتا اور جب بھی لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے تو وہ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں' جب کہ وہ ہمیشہ فکرِ آخرت کے غم میں مشغول رہتا ہے۔

اس کی بردباری میں کوئی کمی دکھائی نہیں دیتی اور اس کی رائے میں سستی نہیں ہوتی اور اس کے دین میں بربادی نظر نہیں آتی۔ جو اس سے مشورہ کرتا ہے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے اور جو اس کی مدد کرتا ہے وہ اس سے تعاون کرتا ہے اور وہ باطل' غلط گفتگو اور جہل و نادانی سے پرہیز کرتا ہے۔ یہ مومن کے اوصاف ہیں۔

۵۵-مومن خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا

(اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ

اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ مَنْ يَخَافُهُ كُلُّ شَيْءٍ وَذٰلِكَ اَنَّهُ عَزِيْزٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَامَةُ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔

ابوالعلاء راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مومن وہ ہے جس سے ہر چیز ڈرے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن دین خدا میں صاحب عزت ہوتا ہے۔ مومن کسی چیز سے نہیں ڈرتا اور یہ ہر مومن کی علامت ہے۔

۵۶-اللہ ہر چیز کے دل میں مومن کا رعب پیدا کر دیتا ہے

(اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ

عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَخْشَعُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ ثُمَّ قَالَ(عَلَيْهِ السَّلَامُ): اِذَا كَانَ مُخْلِصًا قَلْبُهُ لِلّٰهِ اَخَافَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى هَوَامَّ الْاَرْضِ وَسِبَاعَهَا وَطَيْرَ السَّمَآءِ۔

صفوان جمال راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا' آپؑ نے فرمایا:

مومن کے لیے ہر چیز فرمانبردار اور اطاعت گزار ہوتی ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا:

جب اس کا دل خدا کے لیے باخلاص ہوتا ہے تو اللہ ہر چیز کے دل میں اس کا رعب و دبدبہ ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ زمین کے جانور' درندے اور آسمانی پرندے تک بھی اس سے مرعوب ہوتے ہیں۔

Preneted by www.ziaraat.com

۵۷- اہلِ آسمان نورِ مومن کا مشاہدہ کرتے ہیں

(اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوْسٰی

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ اَهْلِ السَّمَآءِ هَلْ يَرَوْنَ اَهْلَ الْاَرْضِ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

لَا يَرَوْنَ اِلَّا الْمُؤْمِنِيْنَ، لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ نُوْرٍ كَنُوْرِ الْكَوَاكِبِ قِيْلَ: فَهُمْ يَرَوْنَ اَهْلَ الْاَرْضِ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): لَا يَرَوْنَ نُوْرَهُ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَ ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

لِكُلِّ مُؤْمِنٍ خَمْسُ سَاعَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَشْفَعُ فِيْهَا۔

عمار ساباطی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: کیا آسمان والے زمین والوں کو دیکھتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا:

وہ صرف مومنین کو دیکھتے ہیں کیونکہ طینت مومن کا تعلق ستاروں کی طرح نور سے ہے۔

پوچھا گیا کہ کیا وہ اہلِ زمین کو دیکھتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں وہ ان کے اجسام کو نہیں دیکھ پاتے، البتہ وہ اس

کے نور کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر مومن کو شفاعت کرنے کے لیے پانچ گھنٹوں کا وقت دے گا۔

۵۸- مومن کے لیے خدائی امداد

(اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْحَارِثِيِّ عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنْ

اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

كَفٰى الْمُؤْمِنَ مِنَ اللّٰهِ نُصْرَةً اَنْ يُرٰى عَدُوَّهُ يَعْمَلُ بِمَعَاصِى اللّٰهِ۔

زیاد قندی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ کی طرف سے مومن کی مدد کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو خدا کی نافرمانی میں مصروف دیکھتا ہے۔

۵۹- حسد، بخل اور بزدلی ایمان کی متضاد صفات ہیں

(اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْحَارِثِيِّ عَنْ

Preneted by www.ziaraat.com

اَبِی عَبْدِاللّٰہِ(عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ:

لَا یُؤْمِنُ رَجُلٌ فِیْہِ الشُّحُّ وَالْحَسَدُ وَالْجُبْنُ، وَلَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا وَلَا شَحِیْحًا وَلَا حَرِیْصًا۔

حارثی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جس شخص میں بخل، حسد اور بزدلی ہو تو وہ مومن نہیں ہے۔ اور مومن بزدل، بخیل اور حریص نہیں ہوتا۔

۶۰ - مومن اپنے خلاف بھی سچی گواہی دیتا ہے

(اَلْحَدِیْثُ السِّتُّوْنَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْعَطَّارُ...... عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِہٖ عَنْ

اَبِی عَبْدِاللّٰہِ(عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ:

اَلْمُؤْمِنُ اَصْدَقُ عَلٰی نَفْسِہٖ مِنْ سَبْعِیْنَ مُؤْمِنًا عَلَیْہِ۔

ایک جماعت نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا:

ایک مومن اپنی ذات کے خلاف دوسرے ستر مومنین سے بھی زیادہ سچا ہوتا ہے۔

۶۱ - خدا کی سنت، نبی کی سنت اور ولی کی سنت

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالسِّتُّوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی الْعَطَّارِ عَنْ سَہْلِ بْنِ زِیَادٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الدِّہَاثِ مَوْلَی الرِّضَا(عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا الْحَسَنِ(عَلَیْہِ السَّلَامُ) یَقُوْلُ:

لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی یَکُوْنَ فِیْہِ ثَلَاثُ خِصَالٍ:

سُنَّۃٌ مِنْ رَبِّہٖ، وَسُنَّۃٌ مِنْ نَبِیِّہٖ، وَسُنَّۃٌ مِنْ وَلِیِّہٖ فَاَمَّا السُّنَّۃُ مِنْ رَبِّہٖ فَکِتْمَانُ سِرِّہٖ، قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ:

"عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَسُوْلٍ"

وَاَمَّا السُّنَّۃُ مِنْ نَبِیِّہٖ فَمُدَارَاۃُ النَّاسِ، فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَ نَبِیَّہٗ بِمُدَارَارَۃِ النَّاسِ فَقَالَ:

"خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاہِلِیْنَ"

وَاَمَّا السُّنَّۃُ مِنْ وَلِیِّہٖ فَالصَّبْرُ فِی الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ: "وَالصَّابِرِیْنَ فِی الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ"۔

امام علی رضا علیہ السلام کے غلام حارث بن دھاث کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

ایمان کا دعویدار شخص اس وقت تک حقیقی مومن نہیں بن سکتا جب تک

Preneted by www.ziaraat.com

اس میں تین خصلتیں نہ پائی جائیں۔ اس میں ایک رب کی سنت ہونی چاہیے اور ایک نبی کی سنت ہونی چاہیے اور ایک اس کے ولی یعنی امام کی سنت ہونی چاہیے۔ اللہ کی سنت راز کا چھپانا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو بھی مطلع نہیں کرتا ہے مگر جس رسول کو پسند کرلے اور نبی کی سنت لوگوں سے مدارات سے پیش آنا ہے کیونکہ اللہ نے اپنے نبی کو لوگوں سے مدارات کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے:

''آپ عفو و درگزر اپنائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور جاہلوں سے منہ پھیرلیں''۔

امام کی روش جنگ کے ایام اور فقر و تنگدستی میں صبر کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے:

وہ جنگ اور فقر کی سختیوں میں صبر کرنے والے ہیں۔

۶۲۔ فرشتے اعمال لکھتے ہیں

(اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالسِّتُّوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ السَّائِحِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) عَنْ اَبِیْهِ قَالَ:

سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلَکَیْنِ یَعْلَمَانِ الذَّنْبَ اِذَا اَرَادَ الْعَبْدُ اَنْ یَفْعَلَهُ اَوْ بِالْحَسَنَةِ؟

قَالَ: فَقَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اَفَرِیْحُ الْکَنِیْفِ وَالطِّیْبِ عِنْدَكَ وَاحِدَةٌ؟

قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ: اَلْعَبْدُ اِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ طَیِّبُ الرِّیْحِ فَقَالَ صَاحِبُ الْیَمِیْنِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ:

قِفْ فَاِنَّهُ قَدْهَمَّ بِالْحَسَنَةِ، فَاِذَا هُوَ فَعَلَهَا، کَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ، وَرِیْقُهُ مَدَادَهُ، فَیُثْبِتُهَا لَهُ، وَاِذَا هَمَّ بِالسَّیِّئَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ مُنْتِنَ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ صَاحِبُ الشِّمَالِ لِصَاحِبِ الْیَمِیْنِ قِفْ، فَاِنَّهُ قَدْهَمَّ بِالسَّیِّئَةِ فَاِذَا هُوَ فَعَلَهَا، کَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِیْقُهُ مَدَادَهُ فَیُثْبِتُهَا عَلَیْهِ۔

عبداللہ بن امام موسیٰ کاظم راوی ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا جب کوئی انسان نیکی یا برائی کا ارادہ کرتا ہے تو کیا اس پر مامور فرشتوں کو پتہ چل جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تیرے نزدیک خوشبو اور بدبو دونوں یکساں ہیں؟

میں نے عرض کیا: نہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: جب کوئی شخص نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے خوشبودار سانس برآمد ہوتی ہے۔ دائیں ہاتھ والا فرشتہ بائیں ہاتھ والے سے کہتا ہے: رک جاؤ۔ اس نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا ہے اور جب کوئی شخص نیکی کرلیتا ہے تو فرشتے کی زبان قلم بن جاتی ہے اور اس کا لعاب دہن سیاہی

Preneted by www.ziaraat.com

بن جاتا ہے اور وہ اسے اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے۔

اور جب کوئی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے بدبو برآمد ہوتی ہے۔ بائیں ہاتھ والا فرشتہ دائیں ہاتھ والے فرشتے سے کہتا ہے: رک جاؤ۔ اس نے برائی کا ارادہ کرلیا ہے اور جب وہ برائی کر لیتا ہے تو فرشتے کی زبان قلم اور اس کا لعاب دہن سیاہی بن جاتا ہے اور وہ اس کے عمل کو لکھ دیتا ہے۔

۶۳ - مومن کے شب و روز

(اَلْحَدِيثُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّونَ)

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ الدِّیْنَوَرِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ:

لَمَّا قَدِمَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) الْبَصْرَةَ بَعْدَ قِتَالِ اَهْلِ الْجَمَلِ دَعَاهُ الْاَحْنَفُ بْنُ قَیْسٍ وَاتَّخَذَ لَهُ طَعَامًا فَبَعَثَ اِلَیْهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ) وَاِلٰی اَصْحَابِهٖ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ:

یَا اَحْنَفُ! اُدْعُ لِیْ اَصْحَابِیْ، فَدَخَلَ عَلَیْهِ قَوْمٌ مُتَخَشِّعُوْنَ کَاَنَّهُمْ شِنَانٌ بَوَالِیْ،

فَقَالَ الْاَحْنَفُ بْنُ قَیْسٍ!

یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! مَا هٰذَا الَّذِیْ نَزَلَ بِهِمْ؟ أَمِنْ قِلَّةِ الطَّعَامِ؟ اَوْ مِنْ هَوْلِ الْحَرْبِ؟ فَقَالَ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) لَا یَا

اَحْنَفُ! اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ اَحَبَّ اَقْوَامًا تَنَسَّکُوْا لَهُ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا تَنَسُّكَ مَنْ هَجَمَ عَلٰی مَا عَلِمَ مِنْ قُرْبِهِمْ مِنْ یَوْمِ الْقِیَامَةِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُشَاهِدُوْهَا فَحَمَلُوا اَنْفُسَهُمْ عَلٰی مَجْهُوْدِهَا، وَکَانُوْا اِذَا ذَکَرُوْا صَبَاحَ یَوْمِ الْعَرْضِ عَلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهُ تَوَهَّمُوا خُرُوْجَ عُنُقٍ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ، یَحْشُرُ الْخَلَائِقَ اِلٰی رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی، کِتَابٍ یَبْدُ وفِیْهِ عَلٰی رُؤُوْسِ الْاَشْهَادِ فَضَائِحُ ذُنُوْبِهِمْ، فَکَادَتْ اَنْفُسُهُمْ تَسِیْلُ سَیَلَانًا اَوْ تَطِیْرُ قُلُوْبِهِمْ بِأَجْنِحَةِ الْخَوْفِ طَیَرَانًا، وَتُفَارِقُهُمْ عُقُوْلُهُمْ اِذَا غَلَتْ بِهِمْ مَرَاجِلُ الْمِجْرَدِ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهُ غَلَیَانًا، فَکَانُوْا یَحِنُّوْنَ حَنِیْنَ الْوَالِهِ فِیْ دُجَی الظُّلَمِ، وَکَانُوْا یَفْجَعُوْنَ مِنْ خَوْفِ مَا اَوْقَفُوْا عَلَیْهِ اَنْفُسَهُمْ، فَمَضَوْا ذُبَلَ الْاَجْسَامِ حَزِیْنَةً قُلُوْبُهُمْ، کَالِحَةً وُجُوْهُهُمْ، ذَابِلَةً شِفَاهُهُمْ، خَامِصَةً بُطُوْنُهُمْ، تَرَاهُمْ سُکَارَی سُمَّارَ وَحْشَةِ اللَّیْلِ، مُتَخَشِّعُوْنَ کَاَنَّهُمْ شِنَانٌ بَوَالِیْ، قَدْ اَخْلَصُوا لِلّٰهِ اَعْمَالَهُمْ سِرًّا وَعَلَانِیَةً، فَلَمْ تَأْمَنْ مِنْ فَزَعِهِ قُلُوْبِهِمْ بَلْ کَانُوْا کَمَنْ حَرَسُوْا قِبَابَ خَرَاجِهِمْ، فَلَوْ رَأَیْتَهُمْ فِیْ لَیْلَتِهِمْ وَقَدْ نَامَتِ الْعُیُوْنُ وَهَدَأَتِ الْاَصْوَاتُ وَ سَکَنَتِ الْحَرَکَاتُ مِنَ الطَّیْرِ فِی الْوُکُوْرِ وَقَدْ نَهْنَهُمْ هَوْلُ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَالْوَعِیْدُ کَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ: "اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰی اَنْ

Preneted by www.ziaraat.com

تَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُوْنَ"

فَاسْتَيْقَظُوْا لَهَا فَزِعِيْنَ، وَقَامُوا اِلَى صَلَاتِهِمْ مُعَوِّلِيْنَ، بَاكِيْنَ تَارَةً وَاُخْرٰى مُسَبِّحِيْنَ، يَبْكُوْنَ فِىْ مَحَارِيْبِهِمْ وَيَرِنُّوْنَ يَصْطَفُّوْنَ لَيْلَةً مُظْلِمَةً بَهْمَاءَ يَبْكُوْنَ، فَلَوْ رَأَيْتَهُمْ يَا اَحْنَفُ فِىْ لَيْلَتِهِمْ قِيَامًا عَلٰى اَطْرَافِهِمْ، مُنْحَنِيَةً ظُهُوْرُهُمْ، يَتْلُوْنَ اَجْزَاءَ الْقُرْآنِ لِصَلَاتِهِمْ، قَدْ اشْتَدَّتْ اَعْوَالُهُمْ وَنَحِيْبُهُمْ وَزَفِيْرُهُمْ، اِذَا زَفَرُوْا خِلْتَ النَّارَ قَدْ اَخَذَتْ مِنْهُمْ اِلٰى حَلَاقِيْمِهِمْ وَاِذَا اَعْوَلُوْا حَسِبْتَ السَّلَاسِلَ قَدْ صُفِّدَتْ فِىْ اَعْنَاقِهِمْ، فَلَوْرَاَ رَأَيْتَهُمْ فِىْ نَهَارِهِمْ اِذًا لَرَأَيْتَ قَوْمًا يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلنَّاسِ حُسْنًا" وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوا سَلَامًا"، "وَاِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا" قَدْ قَيَّدُو اَقْدَامَهُمْ مِنَ التُّهَمَاتِ، وَاَبْكَمُوا اَلْسِنَتَهُمْ اَنْ يَتَكَلَّمُوْا فِىْ اَعْرَاضِ النَّاسِ، وَسَجَّمُوا اَسْمَاعَهُمْ اَنْ يَلِجَهَا خَوْضُ خَائِضٍ، وَكَحَّلُوا اَبْصَارَهُمْ بِغَضِّ الْبَصَرِ مِنَ الْمَعَاصِىْ، وَانْتَحَوْا دَارَ السَّلَامِ الَّتِىْ مَنْ دَخَلَهَا كَانَ آمِنًا مِنَ الرَّيْبِ وَالْاَحْزَانِ فَلَعَلَّكَ يَا اَحْنَفُ، شَغَلَكَ نَظَرُكَ اِلَى الدُّنْيَا عَنِ الدَّارِ الَّتِىْ خَلَقَهَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ بَيْضَاءَ فَشَقَّقَ فِيْهَا اَنْهَارَهَا وَكَسَبَهَا بِالْعَوَاتِقِ مِنْ حُوْرِهَا، ثُمَّ اَسْكَنَهَا اَوْلِيَائَهُ

وَاَهْلَ طَاعَتِهِ، فَلَوْ رَأَيْتَهُمْ يَا اَحْنَفُ، وَقَدْ قَدِمُوْا عَلٰى زِيَادَاتِ رَبِّهِمْ سُبْحَانَهُ، فَاِذَا ضُرِبَتْ جَنَائِبُهُمْ صَوَّتَتْ رَوَاحِلُهُمْ بِاَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ السَّامِعُوْنَ بِاَحْسَنَ مِنْهَا، وَاَظَلَّتْهُمْ غَمَامَةٌ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمُ الْمِسْكَ وَالزَّعْفَرَانَ، وَصَهَلَتْ خُيُوْلُهَا بَيْنَ اَغْرَاسِ تِلْكَ الْجِنَانِ، وَتَخَلَّلَتْ بِهِمْ نُوْقُهُمْ بَيْنَ كُثُبِ الزَّعْفَرَانِ، وَيَتَطَأْمَنُ تَحْتَ اَقْدَامِهِمُ اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ، وَاسْتَقْبَلَتْهُمْ قَهَارِمَتُهَا بِمَنَابِرِ الرَّيْحَانِ وَهَاجَتْ لَهُمْ رِيْحٌ مِنْ قِبَلِ الْعَرْشِ فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الْيَاسَمِيْنَ وَالْاُقْحُوَانَ وَذَهَبُوا اِلٰى بَابِهَا فَيَفْتَحُ لَهُمُ الْبَابَ رِضْوَانُ، ثُمَّ يَسْجُدُوْنَ لِلّٰهِ فِىْ فِنَاءِ الْجِنَانِ، فَقَالَ لَهُمُ الْجَبَّارُ اُرْفَعُوا رُؤُوْسَكُمْ فَاِنِّىْ قَدْ رَفَعْتُ عَنْكُمْ مُؤْنَةَ الْعِبَادَةِ وَاَسْكَنْتُكُمْ جَنَّةَ الرِّضْوَانِ، فَاِنْ فَاتَكَ يَا اَحْنَفُ مَا ذَكَرْتُ لَكَ فِىْ صَدْرِ كَلَامِىْ لَتُتْرَكَنَّ فِىْ سَرَابِيْلِ الْقَطِرَانِ، وَلَتَطُوفَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ آنٍ، وَلَتُسْقَيَنَّ شَرَابًا حَارًّا الْغَلَيَانِ، فَكَمْ يَوْمَئِذٍ فِى النَّارِ مِنْ صُلْبٍ مَحْطُوْمٍ وَوَجْهٍ مَهْشُوْمٍ، وَمُشَوَّهٍ مَضْرُوْبٍ عَلَى الْخُرْطُوْمِ، قَدْ اَكَلَتِ الْجَامِعَةُ كَفَّهُ، وَالْتَحَمَ الطَّوْقُ بِعُنُقِهِ، فَلَوْ رَأَيْتَهُمْ يَا اَحْنَفُ يَنْحَدِرُوْنَ فِىْ اَوْدِيَتِهَا وَيَصْعَدُوْنَ جِبَالَهَا، وَقَدْ اُلْبِسُوا الْمُقَطَّعَاتِ مِنَ الْقَطِرَانِ، وَاُقْرِنُوْا مَعَ فُجَّارِهَا

Preneted by www.ziaraat.com

وَشَيَاطِيْنِهَا وَإِذَا اسْتَغَاثُوْا بِأَسْوَءِ أَخْذٍ مِنْ حَرِيْقٍ شَدَّتْ عَلَيْهِمْ عَقَارِبُهَا وَحَيَّاتُهَا، وَلَوْ رَأَيْتَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ:

يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ وَ نَعِيْمِهَا وَيَا أَهْلَ حُلِيِّهَا وَحُلَلِهَا خَلِّدُوا فَلَا مَوْتَ، فَعِنْدَهَا يَنْقَطِعُ رَجَاؤُهُمْ وَتَغْلَقُ الْأَبْوَابُ وَ تُنْقَطَعُ بِهِمُ الْأَسْبَابُ، فَكَمْ يَوْمَئِذٍ مِنْ شَيْخٍ يُنَادِيْ وَاشَيْبَتَاهُ، وَكَمْ مِنْ شَابٍّ يُنَادِيْ وَاشَبَابَاهُ، وَكَمْ مِنِ امْرَأَةٍ تُنَادِيْ وَافَضِيْحَتَاهُ، هُتِكَتْ عَنْهُمُ السُّتُوْرُ فَكَمْ يَوْمَئِذٍ مِنْ مَغْمُوْسٍ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا مَحْبُوْسٌ، يَا لَكَ غَمْسَةٌ أَلْبَسَتْكَ بَعْدَ لِبَاسِ الْكَتَّانِ، وَالْمَاءِ الْمُبَرَّدِ عَلَى الْجُدْرَانِ، وَأَكْلِ الطَّعَامِ أَلْوَانًا بَعْدَ أَلْوَانٍ، لِبَاسًا لَمْ يَدَعْ لَكَ شَعْرًا نَاعِمًا إِلَّا بَيَّضَهُ، وَلَا عَيْنًا كُنْتَ تُبْصِرُ بِهَا إِلَى حَبِيْبٍ إِلَّا فَقَأَهَا، هٰذَا مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِلْمُجْرِمِيْنَ وَذٰلِكَ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔

حضرت محمد بن حنفیہ راوی ہیں کہ جنگِ جمل کے بعد امیر المومنین علیہ السلام بصرہ تشریف لائے تو احنف بن قیس نے آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ جب کھانا تیار ہوگیا تو اس نے آپ کو بلایا۔ جب آپؑ وہاں پہنچ گئے تو آپؑ نے احنف سے فرمایا کہ میرے دوستوں کو بلاؤ۔

چنانچہ احنف کے بلانے پر خشوع وخضوع رکھنے والی ایک جماعت

داخل ہوئی اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے ان کے اجسام خشک مشکوں کی طرح سے ہو چکے تھے۔

احنف بن قیس نے عرض کیا: امیر المومنین! ان کی یہ حالت کیوں ہوگئی ہے؟ کیا خوراک کی کمی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے یا جنگ کے خوف سے کمزور پڑ گئے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: احنف! ایسا نہیں۔ اللہ تعالی نے اس دارِ دنیا میں ایک گروہ کو اپنا محبوب بنایا ہے اور خدا کے محبوب افراد خدا کے لیے اس طرح سے عبادت کرتے ہیں جیسے انہیں قیامت کے مشاہدہ سے قبل قربِ قیامت کا علم ہو چکا ہو اور انہوں نے اس کے لیے جدوجہد شروع کر دی ہو۔ اور جب انہیں خدا کے حضور پیش ہونے کے دن کی یاد آتی ہے تو وہ گمان کرتے ہیں کہ آتشِ دوزخ کا ایک شعلہ نکل کر مخلوقات کو خدا کے سامنے جمع کر رہا ہے اور انہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ انہیں نامہ اعمال پکڑا دیئے جائیں گے اور جہان کے سامنے انہیں رسوا کیا جائے گا جس کی وجہ سے ان کی جانیں پگھلنے کو آ جاتی ہیں اور ان کے دل خوف کے پر لگا کر اڑنے کو آ جاتے ہیں اور جب وہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا کے حضور تنہا پیش ہوں گے تو جوش مارتی ہوئی دیگ کی طرح سے جوش و خروش میں آ جاتے ہیں اور ان کی عقل ان سے جدا ہونے کو آ جاتی ہے اور وہ لوگ تاریکی شب میں کسی حیران و سرگردان کی طرح سے نالہ وفریاد کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے نفوس کو جس خوف سے آگاہ کیا ہے' اس کی وجہ سے درد والم کشید کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ دنیا میں اسی احساس کی وجہ سے ان کے اجسام کمزور' ان کے دل غمگین' ان کے چہرے دگرگوں' ان کے ہونٹ خشک اور

Preneted by www.ziaraat.com

ان کے شکم تہی ہوتے ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ گویا وہ نشے میں ہیں اور وحشتِ شب سے پیار کرتے ہیں اور وہ خدا کے سامنے یوں متواضع ہیں گویا کہ بوسیدہ مشکیں ہوں۔ انہوں نے اپنے ظاہری و باطنی اعمال کو خدا کے لیے خالص کیا ہے۔ ان کے دل خوفِ خدا سے مطمئن نہیں ہیں۔ ان کی حالت سلاطین کی بارگاہ کے نگہبانوں جیسی ہے (جو کہ ہر وقت ہوشیار رہتے ہیں)

اور اگر تم انہیں رات کے وقت دیکھو جب لوگوں کی آنکھیں سو چکی ہوں، صدائیں خاموش ہو چکی ہیں اور پرندوں کے آشیانوں پر بھی سکوت طاری ہو تو تم دیکھو گے قیامت کی ہولناکیوں اور وعید الٰہی نے ان کی آنکھوں سے نیند چھین لی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اسی کو مدنظر رکھ کر وہ خوفزدہ ہو کر بیدار ہو جاتے ہیں اور بلند آواز سے گریہ کرتے ہوئے نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ کبھی وہ رو رہے ہوتے ہیں اور کبھی تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں۔ وہ اپنے محراب عبادت میں گریہ کرتے ہیں اور نالہ و فریاد کرتے ہیں اور تاریک و خاموش راتوں میں صفیں بنا کر خدا کے حضور روتے ہیں۔

احنف! اگر تم رات کے وقت جب وہ عبادت میں کھڑے ہوں، انہیں دیکھ سکو تو تم یہ دیکھو گے کہ ان کی پشت (رکوع میں) خم ہو گی اور اپنی نماز میں قرآن کے اجزاء کی تلاوت میں وہ تمہیں مصروف دکھائی دیں گے اور اس عالم میں ان کے گریہ و فریاد اور نالوں کی آوازیں بلند ہوں گی اور جب وہ سانس لیں گے تو تم یہ سمجھو گے کہ آگ نے ان کے حلق کو پکڑ رکھا ہے اور جب ان کی صدائے گریہ بلند ہوتی ہے تو تم اس کے متعلق یہ تصور کرو گے کہ ان کی گردنیں

سختی کے ساتھ زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہیں۔

اور جب تم انہیں دن میں دیکھو گے تو تمہیں وہ پروقار طریقہ سے زمین پر چلتے ہوئے دکھائی دیں گے اور لوگوں سے اچھی گفتگو کر رہے ہوں گے۔ اور جب جاہل انہیں خطاب و عتاب کرتے ہیں تو وہ نرمی و مدارات سے انہیں جواب دیتے ہیں اور جب ان کا گزر کسی لغو اور بے فائدہ چیز کے پاس سے ہوتا ہے تو وہ شریفانہ انداز سے وہاں سے گزر جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے قدموں کو تہمت (کے مقامات) سے روکا ہوا ہے۔ اور لوگوں کی آبروریزی سے انہوں نے اپنی زبانوں کو گونگا بنا لیا ہے اور ہر بات کرنے والا جب اپنی بات کو ان کے کانوں میں گھسیڑنا چاہے تو انہوں نے اپنے کانوں کو بہرا بنا لیا ہے اور انہوں نے اپنی آنکھوں کو گناہوں سے چشم پوشی کا سرمہ لگایا ہوا ہے اور انہوں نے سلامتی کی اس سرائے کا قصد کیا ہوا ہے کہ جو اس میں داخل ہو جائے اسے شک و اندوہ سے نجات مل جاتی ہے۔

احنف! معلوم ہوتا ہے تمہاری نظر اس دارِ دنیا میں ہی ٹک گئی ہے اور تم نے اس دنیا کو دیکھا ہی نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سفید موتی سے پیدا کیا ہے اور اس میں اس نے نہریں جاری کی ہیں اور جوان حوروں سے اسے پُر کیا ہے اور اپنے دوستوں اور اطاعت گزاروں کو اسی میں رہائش دی ہے۔

احنف! کاش تمہیں بھی چشم تصور سے وہ منظر دکھائی دیتا جب اہلِ اطاعت اپنے پروردگار کی وسیع نعمات پر وارد ہوں گے جب وہ جانے کا ارادہ کریں گے تو اس وقت ان کی سواریاں ایسی آوازیں نکالیں گی کہ اس سے بہتر آواز کسی سننے والوں نے کبھی سنی تک نہ ہوگی۔ اس وقت ایک بادل ان پر سایہ

Preneted by www.ziaraat.com

کرے گا اور وہ ان پر مشک و زعفران کی بارش برسائے گا۔ ان کے گھوڑے ان باغات کے پودوں میں ہنہنائیں گے اور ان کی جنتی اُونٹنیاں انہیں زعفران کے ٹیلوں سے لے کر گزر رہی ہوں گی اور وہ در و مرجان ان کے پاؤں میں پامال ہو رہے ہوں گے۔ اور جنت کے خدام گلوں کے بڑے بڑے دستے بنا کر ان کا استقبال کر رہے ہوں گے اور عرش کی جانب سے نسیم ملائم چلے گی اور وہ ان پر یاسمین اور بابونہ کے گلوں کو نچھاور کرے گی اور وہ دروازہ جنت پر جائیں گے تو رضوان ان کے لیے دروازہ کھولے گا پھر وہ در بہشت کے آستانہ پر خدا کے لیے سجدہ کریں گے۔ اس وقت خدائے جبار ان سے فرمائے گا:

اپنے سروں کو بلند کرو۔ میں نے عبادت کی زحمت تم سے اٹھالی ہے اور میں نے تمہیں جنت رضوان میں رہائش دی ہے۔

احنف! یاد رکھو اگر تم نے میری مذکورہ گفتگو کو جو میں نے ابتدا میں تم سے کی ہے، بھلا دیا تو تمہیں قطران کے پیراہن پہنا دیے جائیں گے۔ (قطران' اس سیاہ اور بدبودار پیپ کو کہا جاتا ہے جو خارشتی اونٹوں کے جسم سے نکلتی ہے)

تجھے دوزخ کے طبقات اور دوزخ کے گرم پانی کے درمیان چکر لگانا پڑیں گے اور تجھے انتہائی سخت گرم پانی پلایا جائے گا۔

ہائے اس دن دوزخ میں بہت سی ٹوٹی ہوئی پشتیں اور تباہ چہرے ہوں گے اور جلنے کی وجہ سے انتہائی بدصورت چہرے وہاں موجود ہوں گے اور حالت یہ ہوگی کہ طوق و سلاسل ان کی مٹھیوں کو کھا چکے ہوں گے اور آتشیں طوق ان کی گردنوں سے پیوست ہوں گے۔

احنف! کاش تم دیکھ سکتے کہ وہ دوزخ کی وادیوں میں کیسے گر رہے

ہوں گے اور آتشیں پہاڑوں پر کیسے چڑھ رہے ہوں گے اور انہیں قطران کا لباس پہنایا جا چکا ہوگا۔ اور انہیں بدکاروں اور شیاطین کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں باندھا گیا ہوگا اور جب وہ دہکتی ہوئی آگ سے بچنے کے لیے بری طرح سے فریاد کریں گے تو ان پر دوزخ کے بچھو اور سانپ حملہ کر دیں گے۔

کاش! تم یہ آواز بھی سنتے جب منادی ندا دے کر کہے گا:

اے اہلِ جنت و نعیم اور اے جنت کے لباس و زیورات پہننے والو! اب تم ہمیشہ رہو گے۔ تمہیں موت نہیں آئے گی۔ یہ آواز سن کر اہلِ دوزخ کی ناامیدی میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور ان کی تمام امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور رحمت الٰہی کے تمام دروازے ان کے لیے بند ہو جائیں گے۔ اس وقت بہت سے بوڑھے چیخ کر کہہ رہے ہوں گے۔ ہائے میرا بڑھاپا اور کئی جوان چیخ کر کہیں گے ہائے میری جوانی! اور کئی عورتیں آواز دے کر کہیں گی: ہائے میری رسوائی۔ ان پر پڑے ہوئے پردے ان سے ہٹا لئے جائیں گے۔ اس دن کتنے ہی گناہ گار دوزخ کے طبقات میں قیدی بنا لئے جائیں گے۔ اس لباس دوزخ کی وجہ سے ہلاکت ہے جو تیرے تمام بدن پر چڑھا دیا جائے گا جب کہ دنیا میں تو تو نرم و ملائم لباس پہنا کرتا تھا۔ اور دنیا میں تو ٹھنڈے پانی اور دیواروں کے زیر سایہ بیٹھنے کا عادی تھا اور انواع و اقسام کے طعام کھایا کرتا تھا۔ پھر تجھے ایسا لباس دیا جائے گا جو تیرے ہر نرم و نازک بال کو سفید کرے گا اور جن آنکھوں سے تو اپنے دوستوں کو دیکھتا تھا وہ نگاہیں اندھی کر دی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ نے مجرمین کے لیے یہ کچھ آمادہ کیا ہے اور متقین کے لیے یہ کچھ تیار کیا ہے۔

Preneted by www.ziaraat.com

۶۴- بہتر لوگ

(اَلْحَدِيثُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّونَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَغَيْرِهِ عَنْ

اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ، قَالَ: اَلَّذِينَ اِذَا اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا، وَاِذَا اَسَاؤُوا اسْتَغْفَرُوا، وَاِذَا اُعْطُوا شَكَرُوا، وَاِذَا ابْتُلُوا صَبَرُوا، وَاِذَا غَضِبُوا غَفَرُوا۔

محمد بن مسلم اور دوسرے رواۃ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی۔ آپ نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ رسولؐ خدا سے پوچھا گیا کہ خدا کے بہترین بندے کون ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وہ لوگ خدا کے بہترین بندے ہیں جب بھلائی کریں تو خوشی محسوس کریں اور اگر برائی سرزد ہو تو خدا سے مغفرت طلب کریں اور جب انہیں کچھ عطا ہو تو شکر بجا لائیں اور جب آزمائش میں مبتلا ہوں تو صبر کریں اور جب غصہ میں ہوں تو معاف کر دیں۔

۶۵- دوستی و دشمنی خدا کے لیے

(اَلْحَدِيثُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّونَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسْتَرْآبَادِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبَوَيْهِمَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) لِبَعْضِ اَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ:

يَا عَبْدَاللّٰهِ، اَحِبَّ فِي اللّٰهِ، وَاَبْغِضْ فِي اللّٰهِ، وَوَالِ فِي اللّٰهِ، وَعَادِ فِي اللّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَنَالُ وَلَايَةَ اللّٰهِ اِلَّا بِذٰلِكَ، وَلَا يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الْاِيمَانِ وَاِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ حَتّٰى يَكُونَ كَذٰلِكَ، وَقَدْ صَارَتْ مُؤَاخَاةُ النَّاسِ يَوْمَكُمْ هٰذَا اَكْثَرُهَا فِي الدُّنْيَا، عَلَيْهَا يَتَوَادُّونَ، وَعَلَيْهَا يَتَبَاغَضُونَ وَذٰلِكَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ لِي اَنْ اَعْلَمَ اَنِّي قَدْ وَالَيْتُ وَعَادَيْتُ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَمَنْ وَلِيُّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى اُوَالِيَهُ وَمَنْ عَدُوُّهُ حَتّٰى اُعَادِيَهُ؟ فَاَشَارَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَالَ: اَتَرٰى هٰذَا؟ فَقَالَ: بَلٰى، فَقَالَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) وَلِيُّ هٰذَا وَلِيُّ اللّٰهِ فَوَالِهِ

Preneted by www.ziaraat.com

وَعَدُوُّ هٰذَا عَدُوُّ اللّٰهِ فَعَادِهِ، وَ وَالِ وَلِيَّ هٰذَا، وَلَوْ اَنَّهُ قَاتِلُ اَبِيْكَ وَوَلَدِكَ، وَعَادِ عَدُوَّ هٰذَا وَلَوْ اَنَّهُ اَبُوْكَ وَوَلَدُكَ۔

امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا۔ آپؐ نے ایک دن اپنے ایک صحابی سے فرمایا:

اے بندۂ خدا! اللہ کے لیے محبت رکھو اور اللہ کے لیے بغض رکھو اور اللہ کے لیے دوستی کرو اور اللہ کے لیے دشمنی رکھو کیونکہ اس طریقہ کے علاوہ تمہیں خدا کی دوستی نصیب نہیں ہو سکے گی اور اس کے بغیر انسان ایمان کا ذائقہ محسوس ہی نہیں کر سکتا۔ اگرچہ اس کے پاس نماز روزہ خواہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو اور آج دنیا میں لوگ دنیا کی خاطر ہی ایک دوسرے کے بھائی بن رہے ہیں اور دنیا کے لیے وہ ایک دوسرے سے مؤدت رکھتے ہیں اور دنیا کے لیے ہی ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہیں اور یہ چیز انہیں خدا سے کچھ بھی بچا نہیں سکے گی۔

راوی نے رسولؐ خدا سے عرض کیا:

یا رسولؐ اللہ! مجھے یہ بات کیسے معلوم ہوگی کہ میں نے خدا کے لیے دوستی کی ہے اور خدا کے لیے دشمنی کی ہے؟ آپؐ ہی بتائیں کہ اللہ کا دوست کون ہے جس سے میں محبت رکھوں اور اللہ کا دشمن کون ہے جس سے میں عداوت رکھوں؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

اسے دیکھ رہے ہو؟

اس نے عرض کیا: جی ہاں' یا رسولؐ اللہ!

آپؐ نے فرمایا: اس کا دوست اللہ کا دوست ہے۔ تم اس سے دوستی رکھو اور اس کا دشمن اللہ کا دشمن ہے تم اس سے دشمنی رکھو اور اس کے دوست سے دوستی رکھو اگرچہ وہ تیرے والد اور تیرے بیٹے کا قاتل ہی کیوں نہ ہو اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھ اگرچہ وہ تیرا باپ اور تیرا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

٦٦ - اہلِ دین کی علامات

(اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ)

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِدْرِيْسَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، عَنْ اَبِيْ بَصِيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ آبَائِهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ)قَالَ:

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ(عَلَيْهِ السَّلَامُ):

اِنَّ لِاَهْلِ الدِّيْنِ عَلَامَاتٌ يُعْرَفُوْنَ بِهَا، صِدْقُ الْحَدِيْثِ، وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ، وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ، وَرَحْمَةُ الضُّعَفَاءِ، وَقِلَّةُ الْمُؤَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ، وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَسَعَةُ الْخُلُقِ وَاتِّبَاعُ الْعِلْمِ، وَمَا يُقَرِّبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ وَطُوْبٰى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَصْلُهَا فِيْ دَارِ النَّبِيِّ(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) وَلَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَفِيْ دَارِهِ غُصْنٌ مِنْهَا لَا يَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِهِ شَهْوَةَ

Preneted by www.ziaraat.com

شَیْءٍ اِلَّآ اَتَاهُ ذٰلِكَ الْغُصْنُ بِهٖ، وَلَوْ اَنَّ رَاكِبًا مُجِدًّا سَارَ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ مَا خَرَجَ مِنْهَا، وَلَوْ طَارَ مِنْ اَسْفَلِهَا غُرَابٌ مَا بَلَغَ اَعْلَاهَا حَتّٰى يَسْقُطَ هَرِمًا، اَلَا فِيْ هٰذَا فَارْغَبُوْا۔ اِنَّ الْمُؤْمِنَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِيْ شُغُلٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِيْ رَاحَةٍ، اِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ افْتَرَشَ وَجْهَهُ وَسَجَدَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهٖ، يُنَاجِي الَّذِيْ خَلَقَهُ فِيْ فَكَاكِ رَقَبَتِهٖ، اَلَا هٰكَذَا فَكُوْنُوْا۔

ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امیرالمومنین علیہ السلام سے نقل کیا۔ آپؑ نے فرمایا:

اہل دین کی کچھ علامات ہیں جن سے ان کی پہچان ہوتی ہے:

۱- راست گوئی ۲- ادائیگی امانت ۳- عہد و پیمان کا پورا کرنا ۴- صلہ رحمی ۵- کمزوروں پر رحم کرنا ۶- عورتوں سے کم سے کم آمیزش رکھنا ۷- دوسروں سے بھلائی کرنا ۸- حُسنِ اخلاق ۹- کشادہ روئی سے پیش آنا ۱۰- علم کی پیروی کرنا ۱۱- ایسے امور کا بجالانا جو قربِ خداوندی کا ذریعہ ہوں۔

ایسے ہی لوگوں کے لیے بشارت اور بہتر بازگشت ہے۔ اور ان کے لیے وہ شجرۂ طوبیٰ ہے جس کی جڑ نبی اکرمؐ کے گھر میں ہوگی اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک ایک شاخ ہوگی اور مومن جس بھی چیز کی خواہش کرے گا وہ شاخ اس کی مطلوبہ چیز اس کے سامنے پیش کر دے گی اور درخت طوبیٰ کا سایہ اتنا دراز ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک بھی اس کے زیر سایہ سفر کرے تو بھی

وہ اس کے سایہ کو عبور نہ کر سکے گا اور اگر کوئی کوا اس کے نیچے سے پرواز کرے تو کوا بوڑھا ہو کر گر جائے گا مگر اس کے آخری حصہ تک نہ پہنچ سکے گا۔ اس طرح کی نعمت کے لیے رغبت کرو۔

یاد رکھو! مومن کا نفس اس کے اپنے لئے ہی مشغول رہتا ہے جب کہ لوگ اس سے راحت پاتے ہیں اور جب رات ہوتی ہے تو مومن اپنے چہرے کو اللہ کے لیے بچھا دیتا ہے اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے اور اپنے خالق سے آتش دوزخ سے نجات حاصل کرنے کے لیے مناجات کرتا ہے۔ خبردار تم بھی ایسے ہی بنو۔

۶۷- مکارمِ اخلاق

(اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ

اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَصَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ) بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَامْتَحِنُوْا اَنْفُسَكُمْ، فَاِنْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَاحْمَدُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَارْغَبُوْا اِلَيْهِ فِي الزِّيَادَةِ مِنْهَا، فَذَكَرَهَا عَشَرَةً:

اَلْيَقِيْنَ، وَالْقَنَاعَةَ، وَالصَّبْرَ وَالشُّكْرَ وَالْحِلْمَ، وَحُسْنَ

Preneted by www.ziaraat.com

الْخُلُقِ، وَالسَّخَاءُ، وَالْغَيْرَةُ، وَالشَّجَاعَةُ، وَالْمُرُوْءَةُ۔

عبداللہ بن مسکان راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکارم اخلاق سے مخصوص کیا۔ مکارمِ اخلاق کے لیے تم بھی اپنے آپ کو آزما کر دیکھو۔ اگر تمہارے اندر وہ موجود ہوں تو خدا کی حمد بجالاؤ اور اس کے اضافہ کے لیے خدا سے درخواست کرو۔

پھر آپ نے ان کی تعداد دس بیان فرمائی جو کہ یہ ہیں:

۱۔یقین ۲۔قناعت ۳۔صبر ۴۔شکر ۵۔حلم ۶۔حسنِ اخلاق ۷۔سخاوت ۸۔غیرت ۹۔شجاعت ۱۰۔جوانمردی۔

۶۸۔عقیدۂ مومن

(اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ)

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ:

دَخَلْتُ عَلٰى سَيِّدِيْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى بْنِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَلَمَّا اَبْصَرَنِيْ قَالَ لِيْ:

مَرْحَبًا بِكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ، اَنْتَ وَلِيُّنَا حَقًّا، قَالَ:

فَقُلْتُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكَ دِيْنِيْ، فَاِنْ كَانَ مَرْضِيًّا اَثْبُتُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، فَقَالَ: هَاتِ يَا اَبَا الْقَاسِمِ، فَقُلْتُ: اِنِّيْ اَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ

تَعَالٰى وَاحِدٌ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ خَارِجٌ مِنَ الْحَدَّيْنِ حَدِّ الْاِبْطَالِ، وَحَدِّ التَّشْبِيْهِ، وَاِنَّهُ لَيْسَ بِجِسْمٍ وَلَا صُوْرَةٍ وَلَا عَرَضٍ وَلَا جَوْهَرٍ بَلْ هُوَ مُجَسِّمُ الْاَجْسَامِ، وَمُصَوِّرُ الصُّوَرِ، وَخَالِقُ الْاَعْرَاضِ وَالْجَوَاهِرِ وَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَالِكُهُ وَجَاعِلُهُ وَمُحْدِثُهُ، وَاِنَّهُ حَكِيْمٌ لَا يَفْعَلُ الْقَبِيْحَ وَلَا يُخِلُّ بِالْوَاجِبِ، وَاِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّ شَرِيْعَتَهُ خَاتِمَةُ الشَّرَايِعِ لَا شَرِيْعَةَ بَعْدَهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاَقُوْلُ اِنَّ الْاِمَامَ وَالْخَلِيْفَةَ وَوَلِيَّ الْاَمْرِ بَعْدَهُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثُمَّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ مُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوْسٰى، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ اَنْتَ يَا مَوْلَايَ (فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ): وَمِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ ابْنِيْ وَكَيْفَ النَّاسُ بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِهِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: وَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا مَوْلَايَ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لِاَنَّهُ لَا يُرٰى شَخْصُهُ وَلَا يَحِلُّ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ فَيَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، قَالَ: فَقُلْتُ:

اَقْرَرْتُ، وَاَقُوْلُ اِنَّ وَلِيَّهُمْ وَلِيُّ اللّٰهِ وَعَدُوَّهُمْ عَدُوُّ اللّٰهِ،

Preneted by www.ziaraat.com

وَطَاعَتَهُمْ طَاعَةُ اللّٰهِ، وَمَعْصِيَتَهُمْ، مَعْصِيَةُ اللّٰهِ وَاَقُوْلُ اِنَّ الْمِعْرَاجَ حَقٌّ، وَالْمَسْأَلَةَ فِى الْقَبْرِ حَقٌّ، وَاِنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَالنَّارَ حَقٌّ، وَالصِّرَاطَ حَقٌّ، وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ، وَاِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا، وَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ، وَاَقُوْلُ اِنَّ الْفَرَائِضَ الْوَاجِبَةَ بَعْدَ الْوِلَايَةِ الصَّلٰوةُ، وَالزَّكٰوةُ، وَالصَّوْمُ، وَالْحَجُّ، وَالْجِهَادُ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَحُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، فَقُلْتُ: هٰذَا دِيْنِىْ وَ مَذْهَبِىْ وَعَقْدِىْ وَ يَقِيْنِىْ قَدْ اَخْبَرْتُكَ بِهِ، فَقَالَ عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) يَا اَبَا الْقَاسِمِ، هٰذَا وَاللّٰهِ دِيْنُ اللّٰهِ الَّذِىْ ارْتَضَاهُ لِعِبَادِهِ، فَاثْبُتْ عَلَيْهِ ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ۔

حضرت عبدالعظیم حسنی کا بیان ہے کہ میں آقا و مولا امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپؑ کی مجھ پر نگاہ پڑی تو فرمایا:

ابوالقاسم! خوش آمدید' آپ ہمارے سچے دوست ہیں۔

میں نے عرض کیا: فرزندِ رسولؐ! میں آپ کے سامنے اپنا دین پیش کرنا چاہتا ہوں اگر وہ صحیح ہوا تو میں مرتے دم تک اس پر ثابت قدم رہوں گا۔

آپؑ نے فرمایا: پیش کرو۔

میں نے عرض کیا: میرا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے اس کی کوئی مثال نہیں ہے اور وہ ابطال اور تشبیہ کی دونوں سرحدوں سے باہر ہے۔ اور وہ نہ تو جسم ہے اور نہ صورت ہے اور نہ عرض ہے اور نہ جوہر ہے بلکہ وہ اجسام کا

ایجاد کنندہ ہے اور صورتوں کی تصویر کشی کرنے والا ہے اور وہ تمام اعراض و جواہر کا خالق ہے اور وہ ہر چیز کا رب اور مالک اور خالق اور ایجاد کنندہ ہے۔ وہ صاحب حکمت ہے اور وہ فعل قبیح بجانہیں لاتا اور فعل واجب کو ترک نہیں کرتا۔

اور میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبد اور اس کے رسول ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں اور قیامت کے دن تک ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور ان کی شریعت آخری شریعت ہے۔ اس کے بعد روزِ قیامت تک کوئی اور شریعت نہیں آئے گی۔

اور میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ رسول خدا کے بعد امام اور خلیفہ اور ولی امر حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت علی بن الحسین، حضرت محمد بن علی، حضرت جعفر بن محمد، حضرت موسیٰ بن جعفر، حضرت علی بن موسیٰ، حضرت محمد بن علی علیہم السلام اور پھر آپؑ ہیں۔

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بعد میرا بیٹا حسن (عسکریؑ) امام ہے اور اس کے بعد اس کے جانشین کے وقت لوگوں کی کیا حالت ہوگی؟

میں نے عرض کیا: مولا! وہ کیسے؟

آپؑ نے فرمایا:

وہ اس لیے کہ وہ لوگوں کو دکھائی نہ دے گا اور ان کے خروج تک ان کا نام لینا جائز نہ ہوگا اور جب وہ خروج کرے گا تو ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

میں نے کہا: میں ان کا بھی اقرار کرتا ہوں اور یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ ان

Preneted by www.ziaraat.com

کا دوست اللہ کا دوست ہے اور ان کا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت اللہ کی معصیت ہے۔

اور میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ معراج حق ہے، سوال قبر حق ہے، جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور صراط حق ہے، میزان حق ہے۔ قیامت آ کر رہے گی اور اس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ کہ اللہ اہلِ قبور کو زندہ کرے گا۔

اور میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ عقیدہ ولایت کے بعد نماز، روزہ، حج، جہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور حقوق والدین کی ادائیگی فرض ہے اور یہ میرا دین، میرا مذہب اور میرا عقیدہ اور میرا یقین ہے جو کہ میں نے آپ کے سامنے عرض کیا ہے۔

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:

ابوالقاسم! خدا کی قسم، یہ وہی دین ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پسند کیا ہے۔ تم اسی پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالی دنیا و آخرت میں قول ثابت کے صدقہ میں تمہیں اس پر ثابت رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۶۹- چار چیزوں کا منکر شیعہ نہیں

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ):

لَيْسَ مِنْ شِيْعَتِنَا مَنْ اَنْكَرَ اَرْبَعَةَ اَشْيَاءَ:

اَلْمِعْرَاجَ وَالْمُسَاَلَةَ فِى الْقَبْرِ، وَخَلْقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالشَّفَاعَةَ۔

عمارہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص چار چیزوں کا انکار کرے وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے:

۱- معراج (رسولؐ) ۲- قبر میں (نکیرین کے) سوالات ۳- جنت و دوزخ کی تخلیق ۴- شفاعت۔

۷۰- معراج کا منکر رسولِ خدا کا منکر ہے

(اَلْحَدِیْثُ السَّبْعُوْنَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الطَّالَقَانِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ اَبِيْهِ

(عَنْ اَبِى الْحَسَنِ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) اَنَّهُ قَالَ:

مَنْ كَذَّبَ بِالْمَعْرَاجِ فَقَدْ كَذَّبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)۔

حسن بن علی بن فضال کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جس نے معراج کو جھٹلایا اس نے رسولِ خدا کو جھٹلایا۔

Preneted by www.ziaraat.com

۷۱- اجزائے ایمان

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالسَّبْعُوْنَ)

حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوْسِ الْعَطَّارُ النَّيْشَابُوْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ قُتَيْبَةَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ:

قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُوْسَى الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

مَنْ اَقَرَّبِتَوْحِيْدِ اللّٰهِ وَنَفَى التَّشْبِيْهَ عَنْهُ وَ نَزَّهَهُ عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِهِ، وَاَقَرَّبِاَنَّ لَهُ الْحَوْلَ، وَالْقُوَّةَ، وَالْإِرَادَةَ، وَالْمَشِيْئَةَ، وَالْخَلْقَ، وَالْاَمْرَ وَالْقَضَاءَ، وَالْقَدَرَ، وَاَنَّ اَفْعَالَ الْعِبَادِ مَخْلُوْقَةٌ خَلْقَ تَقْدِيْرٍ لَا خَلْقَ تَكْوِيْنٍ، وَشَهِدَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنَّ عَلِيًّا وَالْاَئِمَّةَ بَعْدَهُ حُجَجُ اللّٰهِ، وَ وَالٰى اَوْلِيَائَهُمْ، وَعَادِيْ اَعْدَائَهُمْ، وَاجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ وَاَقَرَّ بِالرَّجْعَةِ، وَالْمُتْعَتَيْنِ وَآمَنَ بِالْمِعْرَاجِ، وَالْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ، وَالْحَوْضِ، وَالشَّفَاعَةِ، وَخَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالصِّرَاطِ، وَالْمِيْزَانِ، وَالْبَعْثِ، وَالنُّشُوْرِ، وَالْجَزَاءِ، وَالْحِسَابِ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ حَقًّا، وَهُوَ مِنْ شِيْعَتِنَا اَهْلِ الْبَيْتِ۔

فضل بن شاذان راوی ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جس نے اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور خدا کی مخلوق سے مشابہت کا انکار کیا اور جو صفات خدا کے لائق نہیں ہیں جس نے خدا کو ان سے منزہ تسلیم کیا اور

یہ اقرار کیا کہ خدا قوت وقدرت وارادہ ومشیت وخلق وامر وقضا وقادر کا مالک ہے اور گواہی دی کہ محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور علیؑ اور ان کی نسل کے گیارہ امامؑ خدا کی حجت ہیں اور جس نے ان کے دوستوں سے دوستی رکھی اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھی اور گناہانِ کبیرہ سے پرہیز کیا اور رجعت اور دو متعوں (متعہ الحج، متعہ النساء) کا اقرار کیا اور جو شخص معراج، قبر کے سوالات، حوضِ کوثر، شفاعت، جنت و دوزخ کی تخلیق، صراط، میزان، قبروں سے مبعوث ہونے اور دوبارہ زندہ ہونے اور جزا و حساب کا اقرار کیا تو وہ سچا مومن ہے اور وہ ہم اہل بیتؑ کا حقیقی شیعہ ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ صَلَوَاتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔

○○○